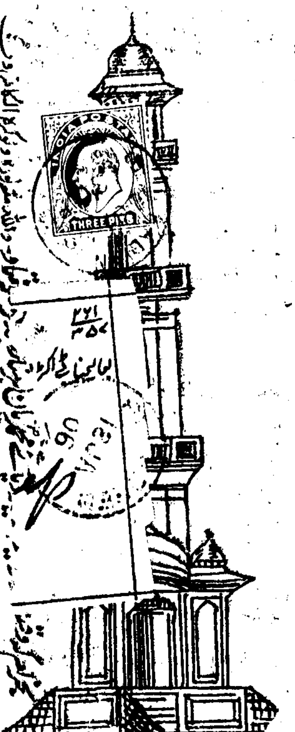
رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷



إنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

إنه آوي القرية

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ۵ (۲) خواص و معاونین سے ۱۰ (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذاہب والوں سے ۱۲ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے ۱۲

نمبر دوم | قادیان دار الامان مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ء مطابق ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ | جلد ۱۰

فہرست مضامین

سلک مروارید کا دوسرا حصہ شائع ہو گیا

الحکم کے ناظرین عرصہ سے سلک مروارید کے دوسرے حصہ کی تالیف اور اشاعت کے لئے مجھے مجبور کر رہے تھے۔ مگر میں اپنی عدیم الفرصتی کی وجہ یا سستی کی وجہ سے اب تک اس رسالہ کو شائع کرنے کے قابل نہ ہو سکا تھا لیکن اب توفیق ملنے پر میں نے اس کو مکمل کر کے شائع کر دیا ہے۔ میں اس کے مضامین کے لحاظ سے بہ جرات سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ رسالہ انشاء اللہ اپنے پہلے حصہ کی طرح مفید اور موثر ہوگا۔ نہایت سلیس زبان میں مستورات کو اسلام کی سچائی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عظمت و صداقت سے واقف کیا گیا ہے اور غیر مذاہب خصوصاً عیسائی مذہب کی حقیقت کو کھول کر دکھایا گیا ہے اور اس وجل سے آگاہ کیا گیا ہے جو زنانہ مشنری عورتیں استعمال کرتی ہیں اور جن کے ذریعہ ناواقف اور بھولی بھالی عورتوں کو اسلام سے بدظن کیا جاتا ہے۔

یہ رسالہ ہر گھر میں پڑھا جانا چاہئے۔ اسکا مطالعہ نہ صرف عورتوں بلکہ مردوں کے لئے بھی بہت مفید ہو گا انشاء اللہ العزیز۔

۸۸ صفحہ کی کتاب ہے قیمت صرف ۴ علاوہ محصولڈاک

دفتر الحکم قادیان سے ملے گی۔

اس کتاب کو کثرت کے ساتھ شائع کرنا چاہئے۔

الحکم کے جدید خریدار بہم پہونچانے والے والنٹیر

یہ امر مسلم ہے کہ اخبار کی اشاعت کا دائرہ جس قدر وسیع ہوگا اسی قدر یہ زیادہ مفید اور کارآمد ہوگا۔ اسکے لئے مختلف اوقات میں متعدد مرتبہ ناظرین الحکم کو متوجہ کیا گیا اور ایسی تحریکوں پر کچھ نہ کچھ فائدہ بھی ہوا لیکن افسوس اس امر کا ہے کہ ہر شخص اپنا فرض نہیں سمجھتا کہ توسیع اشاعت کے لئے کام کرے۔ اسلئے اگر الحکم کے ایک ہزار خریداروں میں سے ایک سو آدمی توسیع اشاعت کے لئے اپنا یہ عزم کر لیں کہ وہ دس دس خریدار ضرور مہیا کرینگے تو بہت جلد ایک ہزار اشاعت میں ترقی ہو سکتی ہے پس میں ان سو والنٹیروں کی آواز سننے کا خواہشمند ہوں جو اس خدمت کے لئے آمادہ ہوں۔ میں ڈاکٹر علم الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ کا نام بطور نظیر پیش کرتا ہوں جنہوں نے میری تحریک کے بدون چھ خریدار الحکم کے لئے اور پانچ بدر کے لئے اور دو میگزین کے لئے بھیجے ہیں اور لطف یہ کہ وہ سب غیر احمدی ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ اگر باسوخ اور اہل اثر لوگ سعی کریں تو کچھ بات نہیں ہے۔ میں ڈاکٹر صاحب کو باقی خریدار بہم پہونچانے کی تحریک کرتا ہوں اور دوسرے احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ اگر ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء تک یہ ایک ہزار جدید خریدار الحکم کے لئے پیدا ہو گئے تو انشاء اللہ العزیز اپریل ۱۹۰۶ء سے الحکم ہفتہ میں دوبار کر دیا جاوے گا۔ (ایڈیٹر)

ریمارک

تائید اسلام بجواب ترک اسلام۔ اس نام کی ایک عجیب کتاب مولوی محمد خالق صاحب ساکن ہنسوا ضلع فتح پور نے شائع کی ہے جس میں خلاصۃً دھرم پال کے ترک اسلام کا جواب دیا گیا ہے قیمت ۱ اور مصنف سے بمقام میرٹھ لال کورتی کوٹھی میاں عزیز بخش صاحب رئیس سے مل سکتی ہے۔

الفرقان (مرحوم مخدوم الملتہ رضی اللہ عنہ کی آخری تحریر شیعہ مذہب کے ابطال و تردید میں) مجھے اس کتاب کے متعلق کچھ بھی کہنے کی حاجت نہیں اسلئے کہ مخدوم الملتہ کا نام ہی اس کتاب کی عمدگی اور قابل ہونے کے لئے کافی ہے۔ ہمیری رائے میں اس کتاب کی بہت بڑی اشاعت ہونی چاہیئے۔ قیمت ۱ر۔ حکیم فضل دین صاحب مالک مطبع ضیاء الاسلام قادیان سے ملتی ہے۔

تعلیم الاسلام۔ ماسٹر عبد الرحمان صاحب مصنف اختیار الاسلام کی تصنیف جو دھرم پال کی کتاب نہذیب الاسلام کے جواب میں انہوں نے حال میں لکھکر شائع کی ہے۔ قیمت ۸ر علاوہ محصول ہمری رائے میں کسیقدر زیادہ ہے۔ ایسی کتابوں کی اشاعت عام ہونی چاہیئے۔

رسالہ طبیب حاذق۔ یہ ماہواری طبی رسالہ ہے جسکو مفتی فضل الرحمان صاحب احمدی قادیانی نے ستمبر ۱۹۰۵ء سے شائع کرنا شروع کیا ہے۔ یہ رسالہ ۳۲ صفحوں پر چھپتا ہے۔ اسکے دو حصے ہیں پہلے ۱۶ صفحوں پر تو حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب کی بیاض شائع ہوتی ہے جس میں ہر ایک مرض کا سلسلہ وار مفصل حال ہوتا ہے یعنی اسکے اسباب علامات۔ علاج۔ وغیرہ۔ اور دوسرے حصہ میں طبی استفسارات کے جوابات اور متفرق طبی مضامین۔ یہ رسالہ بہرحال ایک مفید اور قابل قدر پرچہ ہے۔ قیمت سالانہ عہ ہے۔

کتبہ احقر الزمن محمد حسین عفی اللہ عنہ

ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیّت

رسالہ الوصیت کے متعلق چند ضروری امر قابل اشاعت ہین جو ذیل مین لکھے جاتے ہین۔

(۱) اوّل یہ کہ جب تک انجمن کارپرداز مصالح قبرستان اس امر کو شائع نکرے کہ قبرستان باغبا لوازمہ ضروری کے من کل الوجوہ طیار ہوگیا ہے اسوقت تک جائز نہ ہوگا کہ اسکی میّت جسنے رسالہ الوصیت کی شرائط کی پابندی کی ہے قبرستان مین دفن کرنیکے لئے لائی جائے بلکہ ٹین وغیرہ لوازم ضروریہ کا پہلے طیار ہوجانا ضروری ہوگا اور اسوقت تک میّت ایک صندوق مین امانت کے طور پر کسی اور قبرستان مین رکہی جائیگی۔

(۲) ہر ایک صاحب جو شرائط رسالہ الوصیت کی پابندی کا اقرار کرین ضروری ہوگا کہ وہ ایسا اقرار کم سے کم دو گواہون کی ثبت شہادت کے ساتھ اپنے زمانہ قائمی ہوش وحواس مین انجمن کے حوالہ کرین اور تصریح سے لکھین کہ وہ اپنی کل جائداد منقولہ وغیر منقولہ کا دسوان حصہ اشاعت اغراض سلسلہ احمدیہ کے لئے بطور وصیت یا وقف دیتے ہین۔ اور ضروری ہوگا کہ وہ کم سے کم دو اخبار مین اسکو شائع کرا دین۔

(۳) انجمن کا یہہ فرض ہوگا کہ قانونی اور شرعی طور پر وصیت کردہ مضمون کی نسبت اپنی پوری تسلی دیکھہ کر وصیت کنندہ کو ایک سارٹیفکٹ اپنے دستخط اور مہر کے ساتھہ دیدین اور حسب قواعد مذکورہ بالا کی رو سے کوئی میّت اس قبرستان مین لائی جائے تو ضروری ہوگا کہ وہ سارٹیفکٹ انجمن کو دکہلایا جائے اور انجمن کی ہدایت اور موقع نمائی سے اوس کی وہ میّت اس موقع مین دفن کیجائے جو انجمن نے اُس کے لئے تجویز کیا ہے۔

(۴) اس قبرستان مین بجز کسی خاص صورت کے جو انجمن تجویز کرے نابالغ بچے دفن نہین ہونگے کیونکہ وہ بہشتی ہین اور نہ اُس قبرستان مین اُس میّت کا کوئی دوسرا عزیز دفن ہوگا جب تک وہ اپنے طور پر کل شرائط رسالہ الوصیت کو پورا نہ کرے۔

(۵) ہر ایک میّت جو قادیان کی زمین مین فوت نہین ہوگی انکو بجز صندوق قادیان مین لانا ناجائز ہوگا اور نیز ضروری ہوگا کہ کم سے کم ایک ماہ پہلے اطلاع دین تا کہ انجمن کو اگر اتفاقی موانع قبرستان کے متعلق پیش آگئے ہون۔ اُن کو دور کرکے اجازت دے۔

(۶) اگر کوئی صاحب خدانخواستہ طاعون کی مرض سے فوت ہون جنہون نے رسالہ الوصیت کی تمام شرائط پورے کردیئے ہون اونکی نسبت یہ ضروری حکم ہے کہ وہ دو برس تک صندوق مین رکھہ کر کسی علیحدہ مکان مین امانت کے طور پر دفن کئے جائیں۔ اور دو برس کی بعد بہی موسم مین لائے جائین کہ اس فوت ہونیکے مقام اور قادیان مین طاعون نہ ہو۔

(۷) یاد رہے کہ صرف یہ کافی نہ ہوگا کہ جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کا دسوان حصّہ دیا جائے بلکہ ضروری ہوگا کہ ایسا وصیّت کرنے والا جہانتک اسکے لئے ممکن ہے پابند احکام الٰہی اور تقوےٰ طہارت کے امور مین کوشش کرنے والا ہو اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اوس کے رسول پر سچا ایمان لانے والا ہو اور نیز حقوق عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔

(۸) اگر کوئی صاحب دسوین حصہ جائداد کی وصیت کرین اور اتفاقاً اُنکی موت ایسی ہو کہ مثلاً کسی دریا مین غرق ہو کر اُن کا انتقال ہو یا کسی اور ملک مین وفات پاوین جہان سے میّت کو لانا متعذر ہو تو انکی وصیت قایم رہے گی اور خدا تعالے کے نزدیک ایسا ہی ہوگا کہ گویا وہ اسی قبرستان مین دفن ہوئے ہین اور جائز ہوگا کہ انکی یادگار مین اسی قبرستان مین ایک کتبہ اینٹ یا پتھر پر لکھہ کر نصب کیا جائے اور اس پر واقعات لکھے جائین۔

(۹) انجمن جس کے ہاتھہ مین ایسا روپیہ ہوگا اوسکو اختیار نہین ہوگا کہ بجز اغراض سلسلہ احمدیہ کے کسی اور جگہ وہ روپیہ خرچ کرے۔ اور ان اغراض مین سے سب سے مقدم اشاعت اسلام ہوگی اور جائز ہوگا کہ انجمن باتفاق رائے اوس روپیہ کو تجارت کے ذریعہ ترقی دے۔

(۱۰) انجمن کے تمام ممبر ایسے ہونگے جو سلسلہ احمدیہ مین داخل ہون اور پارسا طبع اور دیانت دار ہون اور اگر آئندہ کسی کی نسبت یہہ محسوس ہوگا کہ وہ پارسا طبع نہین ہے یا یہ کہ وہ دیانت دار نہین یا یہ کہ وہ ایک چال باز ہے اور دنیا کی ملونی اپنے اندر رکہتا ہے۔ تو انجمن کا فرض ہوگا کہ بلا توقف ایسے شخص کو اپنے مجمع سے خارج کرے۔ اور اسکی جگہ کوئی اور مقرر کرے۔

(۱۱) اگر وصیتی مال کے متعلق کوئی جہگڑا پیش آوے تو اوس جہگڑے کی پیروی مین جو اخراجات ہون وہ عام وصیتی مالون مین سے دیئے جائینگے۔

(۱۲) اگر کوئی شخص وصیت کرکے پھر اپنے کسی ضعف ایمان کیوجہ سے اپنی وصیت سے منکر ہو جائے یا اس سلسلہ سے روگردان ہو جائے تو گو انجمن نے قانونی طور پر اس کے مال پر قبضہ کر لیا ہو۔ پھر بہی جائز نہ ہوگا کہ وہ مال اپنے قبضہ مین رکہے بلکہ وہ تمام مال واپس کرنا ہوگا۔ کیونکہ خدا کسی کے مال کا محتاج نہین۔ اور خدا کے نزدیک ایسا مال مکروہ اور رد کرنیکے لائق ہے۔

(۱۳) چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کا جانشین ہے اسلئے اس انجمن کو دنیا داری کے رنگون سے بکلی پاک رہنا ہوگا اور اسکے تمام معاملات نہایت صاف اور انصاف پر مبنی ہونے چاہئین۔

(۱۴) جائز ہوگا کہ اس انجمن کی تائید اور نصرت کے لئے دور دراز ملکون مین اور انجمنین ہون جو انکی ہدایت کی تابع ہون اور جائز ہوگا کہ اگر وہ ایسے ملک مین ہون کہ وہان سے میّت کو لانا متعذر ہے تو اُسی جگہ میّت کو دفن کر دین اور ثواب سے حصہ پانیکی غرض سے۔ غرض ایسی میّت قبل از وفات اپنے مال کے دسوین حصہ کی وصیت کرے۔ اور اوس وصیتی مال پر قبضہ کرنا اوس انجمن کا کام ہوگا جو اوس ملک مین ہی ہے۔ اور بہتر ہوگا کہ وہ روپیہ اسی ملک کے اغراض دینیہ کے لئے خرچ ہو۔ اور جائز ہوگا کہ کوئی ضرورت محسوس کرکے وہ روپیہ اس انجمن کو دیا جائے جس کا ہیڈ کوارٹر یعنے مرکز مقامی قادیان ہوگا۔

(۱۵) یہہ ضروری ہوگا کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے اور جائز ہوگا کہ وہ آئندہ ضرورتین محسوس کرکے اس کام کے لئے کوئی کافی مکان طیار کرین۔

(۱۶) انجمن مین کم سے کم ہمیشہ ایسے دو ممبر ہونے چاہئین جو علم قرآن اور حدیث سے بخوبی واقف ہون اور تحصیل علم عربی رکہتے ہون اور سلسلہ احمدیہ کی کتابون کو یاد رکہتے ہون۔

(۱۷) اگر خدانخواستہ کوئی ایسا شخص جو رسالہ الوصیت کی رو سے وصیت کرتا ہے۔ مجذوم ہو جسکی جسمانی حالت اس لایق نہ ہو جو وہ اس قبرستان مین لایا جائے تو ایسا شخص حسب مصالح ظاہری مناسب نہین ہے کہ اس قبرستان مین لایا جائے لیکن اگر اپنی وصیت پر قایم ہوگا تو اسکو وہی درجہ ملے گا جیسا کہ دفن ہونے والے کو۔

(۱۸) اگر کوئی کچھہ بہی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہ رکہتا ہو اور باین ہمہ ثابت ہو کہ وہ ایک صالح درویش ہے اور متقی اور خالص مومن ہے اور کوئی حصہ نفاق یا دنیا پرستی یا قصور اطاعت کا اسکے اندر نہ ہو تو وہ بہی میری اجازت سے یا میرے بعد انجمن کی اتفاق رائے سے اس مقبرہ مین دفن ہوسکتا ہے۔

(۱۹) اگر کوئی شخص خدا تعالے کی خاص وحی سے رد کیا جائے تو گو وصیتی مال بہی پیش کرے تاہم اس قبرستان مین داخل نہین ہوگا۔

(۲۰) میری نسبت اور میرے اہل وعیال کی نسبت خدا نے استثناء رکہا ہے باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت انکو ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔

یہہ وہ شرائط ضروریہ ہین جو اوپر لکھی گئین۔ آئندہ اس مقبرہ بہشتی مین وہ دفن کیا جائیگا۔ جو ان شرائط کو پورا کرے گا ممکن ہے کہ بعض آدمی جنپر بدگمانی کا مادہ غالب ہو۔ وہ ہمین اس کارروائی مین اعتراضون کا نشانہ بنا دین اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجہین یا اوسکو بدعت قرار دین۔ لیکن یاد رہے کہ یہ خدا تعالے کے کام ہین وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن مین تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہین کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پاکر بلا توقف اس فکر مین پڑتے ہین کہ دسوان حصہ جائداد کا خدا کی راہ مین دین بلکہ اس سے بہی زیادہ اپنا جوش دکہلاتے ہین وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہین۔ اللہ تعالے فرماتا ہے

الٓمّٓ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون۔ کیا لوگ یہ گمان کرتے ہین کہ مین ایسے قدر پر راضی ہو جاؤن۔ کہ وہ کہدین کہ ہم ایمان لائے اور ابہی ان کا امتحان نکیا جائے۔ اور یہ امتحان تو کچہہ بہی چیز نہین۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا امتحان جانون کے مطالبہ پر کیا گیا اور انہون نے اپنے سر خدا کی راہ مین دیئے۔ پہر ایسا گمان کہ کیون یون ہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دیجائے کہ وہ اس قبرستان مین دفن کیا جائے۔ کسقدر دور از حقیقت ہے اگر یہی روا ہو تو خدا تعالے نے ایک زمانہ مین امتحان کی کیون بنیاد ڈالی وہ ہر ایک زمانہ مین چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیب مین فرق کرکے دکہلا دے۔ اسلئے اب بہی اوس نے ایسا ہی کیا۔ خدا تعالی

نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے جیساکہ یہ بھی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے۔ پس اسمیں بھی منافقوں کے لئے ابتلا تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اسوقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلا دیا اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذرے گا اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہوں گے۔ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائینگے۔ اور ابدتک خدا کی انپر رحمتیں ہونگی بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ وبالا کر دے گا قریب ہے پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کرائینگے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کسطرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اسکی دفتر میں سابقین اولین لکھے جائینگے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جسنے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹالدیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو۔ کہ کام آوے میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹالدینگے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائینگے تب آخری وقت میں کہیں گے ھذا ما وعد الرحمان وصدق المرسلون۔

والسلام ... اتبع الھدیٰ

الراقم خاکسار مرزا غلام احمد
خدا تعالیٰ کیطرف سے مسیح موعود
۶- جنوری ۱۹۰۶ء

تازہ الہامات ورؤیاء

۱۰- جنوری ۱۹۰۶ء (۱) اللہ غالب علیٰ کل شیء۔ (۲) ینجیک من کربک۔

ترجمہ۔ خدا ہر شئے پر غالب ہے (۲) تجھے تیرے کرب سے نجات دیگا۔

ایک رؤیا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو آئے ہیں اور ایک کاغذ پیش کیا کہ اسپر دستخط کر دو۔ میں نے کہا کہ میں نہیں کرتا انہوں نے کہا کہ پبلک نے کر دیئے ہیں میں نے کہا کہ میں پبلک میں نہیں یا کہا کہ پبلک سے باہر ہوں۔ ایک اور بات بھی کہنے کو تھا کہ کیا خدا نے اسپر دستخط کر دیئے ہیں مگر یہ بات نہیں کی تھی کہ بیداری ہو گئی۔

۱۳- جنوری ۱۹۰۶ء۔ قل اللہ ثم ذرھم کلشئ۔ ان اللہ مع الذین ھم یتقون۔

مولوی محمد حسن کہتا ہے کہ قطع دابر القوم فکر ہوا کہ یہ دشمن ہے یہہ کیا کہتا ہے۔

الہام ہوا۔ قطع دابر القوم الذین لا یؤمنون۔

الہام۔ دہلی گئے ہیں اور خیریت سے واپس آئے ہیں اور الہاماً کہا ہے کہ (الحمد للہ الذی ... وصلنے صحیحاً)

الہام۔ ۱۴- جنوری ۱۹۰۶ء۔ ہم مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں۔

مقدمات

ناظرین الحکم معلوم کر چکے ہیں۔ کہ ۱۴- دسمبر ۱۹۰۵ء کو میاں نور احمد غریب مہاجر پر یہاں کے سکھوں نے متفق ہو کر اپنے قدیم طریق کے موافق بلوہ کر کے حملہ کیا اور اس بیچارے کو مجروح کر دیا۔ اگر مرزا نظام الدین صاحب نمبردار اور نظام دفعدار قادیان موقع پر نہ پہونچ جاتے تو سخت اندیشہ اس امر کا لاحق ہو گیا تھا کہ احمد نور کے مکان کو توڑ کر عورتوں اور بچوں کو سخت ضرر پہونچایا جاتا۔ پولیس نے موقع پر پہنچکر ۱۶- آدمیوں کا بلوہ میں چالان کیا۔ جس کے لئے ۹- جنوری ۱۹۰۶ء مقرر تھا۔ فریق ثانی نے بھی آجکل کے دستور کے موافق ایک بالمقابل دعویٰ کیا تھا۔ اس کی تاریخ پیشی بھی ۹- جنوری ۱۹۰۶ء ہی تھی۔ چنانچہ ہر دو مقدمات بمقام بٹالہ بعدالت سردار غلام حیدر خان صاحب۔ اے۔ ای۔ سی۔ پیش ہوئے۔ فریق ثانی نے جو مقدمہ کیا تھا۔ اس میں حکیم الامتہ اور مولوی محمد علی صاحب کو بھی ملزم گردانا تھا۔ مگر خدا تعالےٰ نے راستی کا بول بالا کیا اور عدالت نے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر دیا۔ مستغیث کے اپنے بیان اور اس کے گواہوں کے بیان سے یہ مقدمہ سراسر بے بنیاد پایا گیا اور اس لئے خارج ہوا۔ الحمد للہ علےٰ ذالک۔

دوسرا مقدمہ جو پولیس نے چالان کیا تھا۔ اس میں کل ملزموں پر فرد جرم لگ چکا ہے آئندہ تاریخ ۲۲- جنوری مقرر ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ رحم کرے۔ آمین۔

دو رشید لڑکے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بحضور فیض گنجور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور کی کل تقریر سنکر میں نے پختہ عہد کیا ہے کہ میں آئندہ دنیا کے واسطے ہرگز نہیں پڑھوں گا۔ بلکہ آج سے میں اپنی زندگی کو دین کے واسطے وقف کرتا ہوں اور حضور کے منشاء کے مطابق دینی تعلیم اور صرف انگریزی زبان اور سنسکرت پڑھوں گا اور اس کے بعد اگر زندگی نے وفا کی۔ تو محض للہ دین کی خدمت میں زندگی بسر کروں گا۔ پر چونکہ انسان کمزور ہے اور پھر بچپن اور بھی کمزور کرتا ہے۔ لہذا اس تحریر کے ذریعہ میں حضور سے اس عہد اور ارادہ پر قائم رہنے اور اس کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی التدعا کرتا ہوں۔

حضور کا غلام۔ خاکسار غلام حسین ولد میاں محمد یوسف اپیل نویس ساکن پشاور۔ طالب علم جماعت فورتھ ہائی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ۲۷- دسمبر ۱۹۰۵ء

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مفصلہ ذیل جواب عنایت فرمایا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں مطلع ہوا جزاکم اللہ خیرا۔ خدا تعالےٰ اس راہ میں برکت دے اور آخر تک اس راہ پر استقامت بخشے آمین۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اپنا یہ ارادہ پرچہ الحکم و بدر میں شائع کرا دیں اور خدا سے ارادہ پر قائم رہنے کے لئے دعا کرتے رہیں والسلام۔

مرزا غلام احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

بحضور فیض گنجور جناب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نہایت ہی عاجزانہ عرض ہے کہ بندہ اس جگہ نوین جماعت میں پڑھتا ہے لیکن حضور کی متواتر اور برکت والی دو روزہ تقریر سے بندہ کو بہت ہی اثر ہوا اسواسطے حضور کی خدمت میں عرض ہے کہ بندہ اپنے والدین کی رضامندی سے اپنی زندگی اللہ کی راہ میں بڑی خوشی سے وقف کرتا ہے۔

الا ماشاء اللہ۔ اور جو جو علم حضور میرے لئے تجویز فرماویں وہی بندہ کو صدق دل سے منظور ہیں۔ والسلام درخواست دعا۔ حضور کا تابعدار خاکسار عبدالرحمان ولد مستری قمرالدین احمدی بھیروی۔

جواب حضرت اقدس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بہت عمدہ اور مبارک راہ ہے۔ جزاکم اللہ خیرا۔ خدا اسمیں برکت دے۔ یہ ارادہ معرفت الحکم و بدر شائع کر دیں۔ والسلام۔

مرزا غلام احمد

دارالامان کا ہفتہ

۱- اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحت الحمد للہ اچھی ہے ایسا ہی آپ کے متعلقین بھی خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے اچھے ہیں۔

۲- بزرگان ملت کی صحت بھی جماعت کے لئے خوشی کا موجب ہے۔ حضرت فاضل امروہی قادیان میں مقیم ہیں اور قرآن شریف کی بعض سورتوں کی تفسیر لکھ رہے ہیں۔

۳- مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کی توسیع عمارت کی ضرورت در پیش ہے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔

۴- موسم خشک حالت میں جا رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ رحم کرے

تازہ الہامات

۱۴- جنوری ۱۹۰۶ء (۱) کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔

(۲) سلام قولاً من رب رحیم

(۳) ہم مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں۔

ترجمہ۔ (۱) خدا نے ابتداء سے مقدر کر چھوڑا ہے کہ وہ اور (۲) خدا رحیم کہتا ہے کہ سلامتی ہے۔ یعنی خائب وخاسر کی طرح تو نہیں ہے۔

(۳) ایک یہ معنے ہیں کہ قبل از موت مکی فتح نصیب ہوگی دشمنوں کو جیسے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا۔ اسی طرح دشمن قہری نشانوں سے مغلوب کئے جائینگے۔ دوسرے معنے یہ ہیں۔ کہ قبل از موت مدنی فتح نصیب ہوگی۔

کلمات طیبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اور جسقدر غور کرتے جاوین آپ کے مراتب اور مدارج پر حیرت ہوتی ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے کیسی قوت قدسی عنایت فرمائی تہی اور اس مین ایسی تاثیر اور طاقت رکہی تہی کہ صحابہ جیسی جان نثار قوم آپ نے طیار کی۔ آپ ایسی قوم چہوڑ گئے تہے جو خالص خدا ہی کے لئے قدم اٹہانے والی تہی وہ خدا تعالےٰ کی راہ مین ایسے سرگرم اور طیار تھے اور اس راہ مین انہین جان دیکر ایسی خوشی ہوتی تہی کہ آجکل کے دنیاداروں کو کسی مقدمہ کی فتح سے بہی وہ خوشی نہین ہوسکتی۔ وہ بالکل خدا ہی کے لئے ہو گئے تہے ایسی زبردست اور بے مثل تبدیلی کوئی نبی اپنی قوم مین پیدا نہین کرسکا۔ لکہا ہے کہ ایک صحابی جنگ کر رہا تہا اس نے دشمن پر تلوار ماری لیکن وہ تلوار دشمن کے تو نہ لگی۔ الٹی کر اسی کے آ لگی۔ بعض نے کہا کہ وہ شہید نہین ہوا۔ اسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تو اسنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ کیا مین شہید نہین ہوا۔ اسلئے کہ اسے اسبات کا سخت غم تہا آپ نے فرمایا کہ تجہکو دو شہیدون کا ثواب ملیگا۔ اسلئے کہ ایک تو تو نے دشمن پر حملہ کیا دوسرے خود اسی راہ مین مارا گیا۔ بات کیا تہی؟ صرف یہ کہ وہ نہ چاہتے تہے کہ یہ مرتبہ شہادت ہم سے رہ جاوے۔ یہہ بالکل سچی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انکے دلون کو اپنی محبت سے بہر دیا تہا۔ اور اتنا ہی نہین تہا بلکہ وہ خدا تعالےٰ کی محبت اور معرفت الٰہی مین اعلےٰ درجہ تک پہونچ گئے تہے اور اسی وجہ سے انکی عقل۔ فہم اور فراست مین بہت بڑی ترقی ہوگئی تہی۔ ایک انگریز جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح کا مقابلہ کرتا ہے تو وہ لکہتا ہے کہ صحابہ مین علاوہ اسکے کہ ان مین صدق اور ایمان کی وہ طاقت موجود تہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے سر دینے کو طیار ہو جاتے تہے اور ایسی جگہ کہڑے ہوتے تہے جہان بجز جان دینے کے اور کوئی چارہ ہی نہ ہوتا تہا۔ لیکن برخلاف اسکے مسیح کے حواریون کی یہہ حالت تہی کہ خود انہین مین سے ایک نے تیس روپیہ لیکر پکڑوا دیا اور دوسرے اسکے پاس سے بہاگ گئے۔ اور دو گہڑی بہی اسکے ساتہہ نہ ٹہیر سکے سامنے کہڑے ہوکر ایک نے لعنت کی۔ ایسے حواریون کو صحابہ کے ساتہہ کیا نسبت اور کیا مقابلہ۔ پہر عقلی طور پر مقابلہ کرکے لکہا ہے کہ حواریون کی تو یہ حالت تہی کہ وہ ایک گاؤن کا انتظام کرنے کی بہی قابلیت نہ رکہتے تہے برخلاف ان کے صحابہ نے علوم سیاست اور حکمرانی مین وہ کمال دکہایا اور ایسی اعلےٰ قابلیت کا ثبوت دیا کہ آج اسکی نظیر نہین مل سکتی انہون نے ایک عظیم الشان سلطنت کا انتظام کیا۔ حضرت عمر اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما کا نمونہ موجود ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت مین ایسا خطرناک فتنہ پیدا ہوا تہا اگر اللہ تعالےٰ کا فضل نہ ہوتا تو سخت مشکلات کا سامنا تہا مگر حضرت ابوبکر رضہ نے خدا تعالےٰ سے تائید پاکر اس فتنہ کو اور جو جنگلی بادیہ نشین مرتد ہو گئے تہے انکو سدہارا اور درست کیا۔

غرض

باوجود اسبات کے کہ وہ طیار شدہ تہے اور صدق اور نور سے بہرے ہوئے تہے تاہم اللہ تعالےٰ انکو فرماتا ہے۔

ولا نفر من كل فرقة طائفة۔

یعنے ایسے لوگ ہونے چاہئین جو تفقہ فی الدین کرین یعنے جو دین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سکہایا ہے اس مین تفقہ کرسکین۔ یہ نہین کہ طوطے کی طرح یاد ہو۔ اور اس مین غور و فکر کی مطلق عادت اور مذاق ہی نہ ہو اس سے وہ غرض حاصل نہین ہوسکتی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چاہتے تہے اور وہی غرض ہماری ہے یعنی محل اور موقع کے حسب حال جواب دے سکین مناظرہ کرسکین۔ لیکن چونکہ سب کے سب ایسے نہین ہوسکتے اسلئے یہہ نہین فرمایا کہ سب کے سب ایسے ہو جائین بلکہ یہ فرمایا کہ ہر جماعت اور گروہ مین سے ایک ایک آدمی ہو۔ اور گویا ایک جماعت ایسے لوگون کی ہونی چاہئے۔ جو تبلیغ اور اشاعت کا کام کرسکین۔ اسلئے بہی کہ ہر شخص ایسی طبیعت اور مذاق کا نہین ہوتا خود اللہ تعالےٰ نے انسانون کی تقسیم تین طرح پر کی ہے۔

منهم ظالم ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات۔

یعنے تین قسم کے لوگ ہوتے ہین جو ظالم لنفسہٖ کہلاتے ہین ان کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ خواہش نفس انپر غالب ہوتی ہے اور وہ گویا پنجہ نفس مین گرفتار ہوتے ہین دویم وہ لوگ ہین جو مقتصد یعنے میانہ رو کہلاتے ہین یعنے کبہی نفس انپر غالب ہو جاتا ہے اور کبہی وہ نفس پر غالب ہو جاتے ہین اور پہلی حالت سے نکل چکے ہوتے ہین۔ لیکن تیسرا گروہ ان لوگون کا ہوتا ہے جو پنجہ نفس سے بکلی رہائی پا لیتے ہین اور وہ سابق بالخیرات کہلاتے ہین یعنے نیکی کرنے مین سب سے سبقت لے جاتے ہین۔ اور وہ محض خدا ہی کے لئے ہو جاتی ہین انہین علمی اور عملی قوت آجاتی ہے ایسے لوگ خدمت دین کے لئے مفید اور کارآمد ہوتے ہین اس قانون کو مدنظر رکہکر اللہ تعالےٰ نے بعض کا حکم دیا کیونکہ کل کے کل تو اس مقصد کے لئے طیار نہین ہوسکتے تہے۔ اور یہی اللہ تعالےٰ کا قانون قدرت ہے کہ بعض لوگ ایسے ہوتے چاہئیں جو تجارت زراعت یا ملازمت کرین اور ایسے بہی ہونے چاہئین جو دین کی تبلیغ کرنے والے ہون تاکہ قوم آئیندہ ٹہوکرون سے بچ جاوے۔ یہہ یاد رکہو کہ جب کوئی قوم تباہ ہونے کو آتی ہے تو پہلے اس مین جہالت پیدا ہوتی ہے اور وہ دین جو انہین سکہایا گیا تہا اسے بہول جاتے ہین جب جہالت پیدا ہوتی ہے تو اس کے بعد یہہ مصیبت اور بلا آتی ہے کہ اس قوم مین تقویٰ نہین رہتا۔ اور اسمین فسق و فجور اور ہر قسم کی بدکرداری شروع ہو جاتی ہے اور آخر اللہ تعالےٰ کا غضب اس قوم کو ہلاک کر دیتا ہے۔ کیونکہ تقویٰ اور خدا ترسی علم سے پیدا ہوتی ہے جیسا کہ خود اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

انما يخشى الله من عباده العلماء

یعنے اللہ تعالےٰ سے وہی لوگ ڈرتے ہین جو عالم ہین اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی علم خشیت اللہ کو پیدا کر دیتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے علم کو تقویٰ سے وابستہ کیا ہے۔ کہ جو شخص پورے طور پر عالم ہوگا اس مین ضرور خشیت اللہ پیدا ہوگی۔ علم سے مراد میری دانست مین **علم القرآن** ہے اس سے فلسفہ سائنس یا اور علوم مروجہ مراد نہین کیونکہ انکے حصول کے لئے تقویٰ اور نیکی کی شرط نہین بلکہ جیسے ایک فاسق فاجر انکو سیکہہ سکتا ہے ویسے ہی ایک دیندار بہی۔ لیکن علم القرآن بجز متقی اور دیندار کے کسی دوسرے کو دیا ہی نہین جاتا۔ پس اسجگہ علم سے مراد علم القرآن ہی ہے جس سے تقویٰ اور خشیت پیدا ہوتی ہے۔ ہان یہہ سچ ہے کہ قرآن شریف سے یہ ثابت ہے کہ جس قوم سے تمہین مقابلہ پیش آوے اس مقابلہ مین تم بہی ویسے ہی ہتیار استعمال کرو جیسے ہتیار وہ مقابلہ والی قوم استعمال کرتی ہے۔ اور چونکہ آجکل مذہبی مناظرہ کرنے والے لوگ ایسے امور پیش کر دیتے ہین جنکا سائنس اور موجودہ علوم سے تعلق ہے اسلئے اس حد تک ان علوم مین واقفیت اور دخل کی ضرورت ہے جیسے مثلاً اعتراض کر دیتے ہین کہ جن ممالک مین چہہ ماہ تک آفتاب طلوع یا غروب نہین ہوتا وہان نماز یا روزہ کے احکام کی تعمیل کس طرح پر ہوگی؟ اب جو شخص ان ممالک سے واقف نہین یا ان باتون پر اطلاع نہین رکہتا وہ سنتے ہی گہبرا جاویگا اور حیران ہوکر رہ جائے گا۔ ایسا اعتراض کرنے والون کا منشاء یہہ ہوتا ہے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کی تکمیل کو ناقص قرار دین کہ ایسے ممالک کے لئے کوئی اور حکم ہونا چاہئے تہا۔ غرض ایسے اعتراضات چونکہ آجکل ہوتے ہین اس لئے ضروری امر ہے کہ ان علوم مین کچہہ نہ کچہہ دسترس ضرور ہو۔

ایسا ہی بعض لوگ یہہ بہی اعتراض کرتے ہین کہ قرآن شریف گردش آسمان کا قایل ہے جیسے فرمایا

والسماء ذات الرجع

حالانکہ آجکل کے بچے بہی جانتے ہین کہ زمین گردش کرتی ہے غرض اسی قسم کے بیسیون اعتراض کر دیتے ہین۔ اور تاوقتیکہ ان علوم مین کچہہ مہارت اور واقفیت نہو جواب دینے مین مشکل پیدا ہوتی ہے یہہ امر یاد رکہنا چاہئے کہ زمین یا آسمان کی گردش ظنی امور ہین انکو یقینیات مین داخل نہین کرسکتے ایک زمانہ تک گردش آسمان کے قایل رہے پہر زمین کی گردش کے قایل ہو گئے۔ سب سے زیادہ ان لوگون کی طبابت پر مشق ہے لیکن اس مین بہی دیکہہ لو کہ آئے دن تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ مثلاً پہلے ذیابیطس کے لئے یہہ کہتے تہے کہ اس کے مریض کو میٹہی چیز نہین کہانی چاہئے۔ مگر اب جو تحقیقات ہوئی ہے تو کہتے ہین کچہہ حرج نہین اگر سنگترہ بہی مریض کہا لے یا چاولی لے۔

غرض

یہہ سب علوم ظنی ہین۔ اس موقع پر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ والسماء ذات الرجع کے معنے بتا دیئے جاوین۔ کیونکہ اس کا ذکر آگیا ہے۔ سو یاد رکہنا چاہئے کہ سماء کے معنے آسمان ہی کے نہین ہین بلکہ سماء مینہہ کو بہی کہتے ہین۔ گویا اس آیت مین اس مینہہ کی جو زمین کی طرف رجوع کرتا ہے قسم کہائی ہے اور پہر وہ زمین جس سے شگوفے نکلتے ہین۔ اکیلی زمین اور اکیلا آسمان کچہہ نہین کرسکتا۔ اس آیت کو اللہ تعالےٰ ضرورت وحی پر بطور مثال پیش کرتا ہے۔ کہ ہر چند زمین مین جو ہر قابل ہون اور اس کی فطرت مین نشو و نما کا مادہ ہے لیکن وہ مادہ نشو و نما نہین پا سکتا اور وہ فطرت بار آور نہین ہوسکتی جب تک آسمان سے مینہ نہ برسے ؎

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست ✦ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

اس غرض کے لئے کہ عمدہ عمدہ پہل اور پھول پیدا ہون عمدہ زمین اور اسکے لئے بارش کیضرورت ہے جب تک یہہ بات نہ ہو کچھہ نہین ہوسکتا - اب اس نظارہ فطرت کو اللہ تعالےٰ ضرورت وحی کے لئے پیش کرتا ہے اور توجہ دلاتا ہے کہ دیکھو جب مینہ نہ برسے تو قحط کا اندیشہ ہوتا ہے یہانتک کہ زمینی پانی جو کنوؤن اور چشمون مین ہوتا ہے وہ بہی کم ہونے لگتا ہے پھر جبکہ دنیوی اور جسمانی ضرورتون کے لئے آسمانی بارش کیضرورت ہے تو کیا روحانی اور ابدی ضرورتون کے لئے روحانی بارش کیضرورت نہین ؟ اور وہ

وحی الٰہی ہے

جیسے مینہ کے نہ برسنے سے قحط پڑتا اور کنوئین اور چشمے خشک ہو جاتے ہین اسیطرح پر اگر انبیاء و رسل دنیا مین نہ آئین تو **فلسفیون** کا وجود بہی نہ ہو - کیونکہ قوائے عقلیہ کا نشوونما وحی الٰہی ہی سے ہوتا ہے - اور زمینی عقلین اسی سے پرورش پاتی ہین -

پس

اس آیت والسماء ذات الرجع والارض ذات الصدع مین وحی الٰہی کیضرورت پر عقلی اور فطرتی دلائل پیش کئے ہین جو شخص اس امر کو سمجھیگا وہ بول اٹھے گا کہ بے شک وحی الٰہی کیضرورت ہے اور یہ قطرتی ہے آدم سے چلا آتا ہے اور ہر شخص نے اپنی استعداد اور فطرت کے موافق اس سے فائدہ اٹھایا ہے ہان جو جاہل اور ناقص تہے یا جن مین تکبر اور خودسری تہی وہ محروم رہ گئے - اور انہون نے کچھہ بہی حصّہ نہ لیا - یہی اصل اور سچی بات ہے - اور تم یقیناً یاد رکھو کہ آسمانی بارش کی سخت ضرورت ہے اسلئے کہ عملی قوت بجز اس بارش کے پیدا ہی نہین ہوسکتی -

غرض

اللہ تعالےٰ نے فرمایا تقویٰ بہی تب ہی پورا ہوتا ہے جب علم الٰہی اسکے ساتھہ ہو اور وہ وہ علم ہے جو کتاب اللہ مین مندرج ہے -

یہہ سچی بات ہے کہ کوئی شخص مراتب ترقیات حاصل نہین کرسکتا جب تک تقویٰ کی باریک راہون کی پروا نکرے اور تقویٰ کا مدار علم پر ہے - یہہ نکتہ یاد رکہنے کے قابل ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب مجید کے شروع ہی مین بیان فرمایا ہے -

"یہان حضرت اقدس نے سورۂ بقرہ کے پہلے رکوع کے کچھہ حصّہ کی تفسیر بیان فرمائی جسکو مین ذیل مین درج کرتا ہون - لیکن سہولت اور اس تفسیر کی ترتیب ابلغ کے لحاظ سے پہلے وہ حصّہ یکجائی طور پر درج کرتا ہون اور پھر اسکا ترجمہ دیتا ہون ازان بعد تفسیر"

(ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۙ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

....

....

....

....

ترجمہ - مین اللہ بہت جاننے والا ہون - یہہ کتاب جس مین کسی قسم کا شک وشبہ نہین ہے متقیون کے لئے ہدایت نامہ ہے (متقی کون ہوتے ہین ؟) جو غیب پر ایمان لاتے ہین اور نماز کو کہڑی کرتے ہین اور جو کچھہ انہین عطا کیا گیا ہے اس مین سے خرچ کرتے ہین + اور متقی وہ لوگ ہوتے ہین جو اس وحی پر ایمان لاتے ہین جو تجھہ پر نازل کی گئی ہے اور اس وحی پر بہی جو تجھہ سے پہلے نازل ہوئی - اور آخرۃ پر بہی یقین رکھتے ہین یہی وہ لوگ ہین جو اپنے رب سے ہدایت یافتہ ہین اور یہی فلاح پانے والے ہین -

تفسیر

الٓمّٓ - ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ - مین اللہ جو بہت جاننے والا ہون یہہ کتاب جو شک وشبہ اور ہر عیب و نقص سے پاک ہے متقیون کی ہدایت کے لئے بہیجی گئی ہے -

قرآن کریم کی علل اربعہ ہر شے کی چار علتین ہوتی ہین یہان بہی ان علل اربعہ کو بیان کیا ہے اور وہ علل اربعہ یہ ہوتی ہین علت فاعلی - علت صوری - علت مادی - علت غائی - اس مقام پر قرآن شریف کی چار علتون کا ذکر کیا -

علت فاعلی تو اس کتاب کی الٓمّٓ ہے اور الٓمّٓ کے معنے میرے نزدیک انا اللہ اعلم یعنے مین اللہ وہ ہون جو سب سے زیادہ علم رکھتا ہون - اور علت مادی **ذٰلِكَ الْكِتٰبُ** ہے - یعنے یہ کتاب اس خدا کیطرف سے آئی ہے جو سب سے زیادہ علم رکہتا ہے - اور علت صوری **لَا رَيْبَ فِيْهِ** ہے یعنے اس کتاب کی خوبی اور کمال یہ ہے کہ اس مین کسی قسم کا شک وشبہ ہی نہین جو بات ہے مستحکم اور جو دعوے ہے وہ مدلل اور روشن اور علت غائی اس کتاب کی **هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ** ہے یعنے اس کتاب کے نزول کی غرض وغایت یہہ ہے - کہ متقیون کو ہدایت کرتی ہے - یہہ چارون علتین بیان کرنے کے بعد پھر اللہ تعالےٰ نے متقیون کے عام صفات بتائے ہین کہ وہ متقی کون ہوتے ہین جو ہدایت پاتے ہین

الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقناھم ینفقون - والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون -

یعنے وہ متقی ہوتے ہین جو خدا پر جو ہنوز پردہ غیب مین ہوتا ہے ایمان لاتے ہین اور نماز کو کہڑا کرتے ہین اور جو کچھہ ہم نے انکو دیا ہے اس مین سے خرچ کرتے ہین اور وہ ایمان لاتے ہین اس کتاب پر جو تجھہ پر نازل کی ہے اور جو کچھہ تجھہ سے پہلے نازل ہوا - اور آخرۃ پر یقین رکہتے ہین - یہہ صفات متقی کے بیان فرمائے اب یہان بالطبع ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کتاب کی غرض وغایت تو یہ بتائی **هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ** اور پھر متقیون کے صفات بہی وہ بیان کئے جو کہ سب ایک باخدا انسان مین ہوتے ہین یعنے خدا پر ایمان لاتا ہو - نماز پڑہتا ہو - صدقہ دیتا ہو کتاب اللہ کو مانتا ہو - قیامت پر یقین رکھتا ہو - پھر جو شخص پہلے ہی سے ان صفات سے متصف اور وہ متقی کہلاتا ہے اور ان امور کا پابند ہے تو پھر وہ **ہدایت کیا ہوئی ؟** جو اس کتاب کے ذریعہ اس نے حاصل کی ہے مین وہ امر زائد کیا ہے جسکے لئے یہہ کتاب نازل ہوئی ہے ؟ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی اور امر ہے جو اس **ہدایت** مین رکھا گیا ہے - کیونکہ یہ امور جو بطور صفات متقین بیان فرمائے ہین یہہ تو اس **ہدایت** کیلئے جو اس کتاب کا اصل مقصد اور غرض ہے بطور شرائط ہین - ورنہ وہ ہدایت اور چیز ہے اور وہ ایک اعلےٰ امر ہے جو خدا تعالےٰ نے مجھہ پر ظاہر کیا ہے اور جسکو مین بیان کرتا ہون پس یاد رکھو کہ متقی کے صفات مین سے پہلی صفت یہ بیان کی **یؤمنون بالغیب** یعنے غیب پر ایمان لاتے ہین - یہہ مومن کی ایک ابتدائی حالت کا اظہار ہے کہ جن چیزون کو اس نے نہین دیکھا انکو مان لیا ہے - غیب اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور اس غیب مین بہشت - دوزخ حشر اجساد اور وہ تمام امور جو ابہی تک پردہ غیب مین ہین شامل ہین - اب ابتدائی حالت مین تو مومن ان پر ایمان لاتا ہے - لیکن ہدایت یہ ہے کہ اس حالت پر اسے ایک انعام عطا ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کا علم غیب سے انتقال کرکے شہود کیطرف آجاتا ہے اور اس پر پھر ایسا زمانہ آجاتا ہے کہ جن باتون پر وہ پہلے غائب کے طور پر ایمان لاتا تہا وہ انکا عارف ہو جاتا ہے اور وہ امور جو ابہی تک مخفی تہے اسکے سامنے آجاتے ہین اور حالت شہود مین انہین دیکھتا ہے پھر وہ خدا کو غیب نہین مانتا بلکہ اسے دیکھتا ہے اور اسکی تجلی سامنے رہتی ہے غرض اس غیب کے بعد **شہود** کا درجہ اسے عطا کیا جاتا ہے جیسے **ایمان** کے بعد **عرفان** کا مرتبہ ملتا ہے - وہ خدا تعالےٰ کو اسی عالم مین دیکھہ لیتا ہے اور اگر اسکو یہہ مرتبہ عطا نہوتا تو پھر **یؤمنون بالغیب** کے مصداق کو کوئی ہدایت اور انعام عطا نہوتا - اسکے لئے قرآن شریف گویا موجب ہدایت نہ ہوتا - مگر ایسا نہین ہوتا اور اسکے لئے ہدایت یہی ہے کہ اسکے ایمان کو حالت غیب سے منتقل کرکے حالت شہود مین لے آتا ہے - اور اسپر دلیل یہہ ہے -

من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ

یعنے جو اس دنیا مین اندہا ہے وہ دوسرے عالم مین بہی اندہا اٹہایا جاویگا - اس نابینائی سے یہی مراد ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی تجلی اور ان امور کو جو حالت غیب مین ہین اسی عالم مین مشاہدہ نکرے اور یہ نابینائی کا کچھہ حصہ غیب الایمان پایا جاتا ہے لیکن **هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ** کے موافق جو شخص ہدایت پا لیتا ہے اسکی وہ نابینائی دور ہو جاتی ہے اور وہ اس حالت سے ترقی کر جاتا ہے اور وہ ترقی اس کلام کے ذریعہ یہہ ہے کہ ایمان بالغیب کے درجہ سے شہود کے درجہ پر پہونچ جاویگا - اور اسکے لئے یہی ہدایت ہے -

متقی کی دوسری صفت متقی کی دوسری صفت یہ ہے **یقیمون الصلوٰۃ** یعنے وہ نماز کو کہڑی کرتے ہین - متقی سے جیسے ہوسکتا ہے نماز کہڑی کرتا ہے - یعنی کبہی اسکی نماز گر پڑتی ہے پھر اسے کہڑا کرتا ہے - یعنی متقی خدا سے ڈرا کرتا ہے اور وہ نماز کو قائم کرتا ہے اسحالت مین مختلف قسم کے وساوس اور خطرات بہی ہوتے ہین جو پیدا ہو کر اسکے حضور مین حارج ہوتے ہین اور نماز کو گرا دیتے ہین لیکن یہہ نفس کی اس کشاکش مین بہی نماز کو کہڑا کرتا ہے کبہی نماز گرتی ہے مگر یہ پھر اسے کہڑا کرتا ہے - اور یہی حالت اسکی

سفرنامۂ دہلی

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

دہلی اور اسکی تاریخ

دہلی (جسے ایک دردرسیدہ شاعر اجڑا دیار کہتا ہے) کی ورق گردانی ایک دردمند اور صاحب تاثیر واعظ سے کیونکر۔

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ
آثار پدید است صنادید عجم را

دہلی اسلامی سلطنت کے عروج اور زوال بلکہ غروب کی مجسم یادگار ہے۔ ایک درددل رکھنے والا مسلمان ناممکن ہے دہلی میں آئے اور اس کے ان کھنڈروں کی سیر کرے جو اسلامی تاریخ کے اوراق پریشان ہیں اور دل پر خاص اثر لئے ہوئے بغیر یہاں سے نکل سکے۔ ان کھنڈرات اور مقامات کو دیکھکر جہاں ہر ایک مقام ہے بے اختیار زبان سے نکل جاتا ہے۔

اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر۔

میں ناظرین کو ان کھنڈرات اور ویرانوں میں ضرور لے جاؤنگا اسلیئے کہ وہاں عبرت اور غضب الٰہی کے آثار ایک سبق دے رہے ہیں اور وہاں مسلمانوں کی قسمت کا آخری فیصلہ سنگلاخ پر لکھا ہوا موجود ہے جو ہر آنے والے کو پکار کر کہتا ہے۔

من نکردم شما حذر بکنید

واقفیت عامہ کے لحاظ سے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دہلی کے تاریخ سے ایک حد تک الحکم کے ناظرین واقف ہو جائیں۔ مجھے امید ہے کہ یہ حصہ ہر چند مختصر ہوگا لیکن ناظرین کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ اور انہیں یہ دیکھکر حیرت ہوگی کہ دہلی ہمیشہ سے **عروس الامصار** چلی آئی ہے۔ اور ساتھ ہی کوئی صدی اور زمانہ ایسا نہیں گذرا جس میں اسپر کوئی آفت نہ آئی ہو۔ اس سے کم از کم ایک سبق ہمیں ضرور ملتا ہے کہ جب مادی ترقی کا زور ہوتا ہے اور دنیوی آسائشوں اور راحتوں کی طرف کوئی قوم جھکتی ہے تو وہی زمانہ بدقسمتی سے اسکے زوال اور انحطاط کا ہوتا ہے کیونکہ ایسی ترقی میں اندر ہی اندر وہ اسباب زوال اور استیصال کے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو ظاہر میں آسائش کے مدارج اعلیٰ تصور کئے جاتے ہیں لیکن دراصل وہ قوم کی ہلاکت کا باعث ہوتے ہیں اور وہ فسق و فجور ہے

دنیا بھر کے تمام عظیم الشان شہروں کی تاریخ پڑھو تو اس کے اوراق پریشان میں آپ جلی قلم سے اس کلیہ کو لکھا ہوا پاؤ گے جو خدا کی مجید کتاب نے بتا دیا ہے۔ جسکا مفہوم یہہ ہے کہ جب ہم کسی شہر کے ہلاک کرنیکا ارادہ کرتے ہیں تو اس شہر کے رؤسا فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

بابل۔ وننیوہ۔ سدوم و سیدا۔ پامپای۔ عروس مشرق کے حالات پڑھو تو عبرت انگیز نظارے تمہارے سامنے آجائینگے اور ان کے کھنڈرات میں جاکر دیکھو تو معلوم ہوگا کیسے کیسے جلیل الشان لوگ انمیں سوئے ہوئے ہیں۔ غرض دہلی بھی خدا تعالےٰ کے انہیں عجائبات کا ایک نمونہ ہے۔

دہلی کب آباد ہوئی اور کسطرح آباد ہوئی اس بات کی پوری تاریخ ملنی کسی قدر مشکل معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جہاں تک قدیم ہندوستان کی تاریخ ملتی ہے اسکے مطالعہ سے اس امر کا کھوج لگتا ہے کہ دہلی اور اسکے مضافات میں ایک **عظیم الشان** دارالسلطنت آباد تھا۔ جو اپنے زمانہ میں فی الحقیقت عروس الملک کہلاتا ہوگا۔ موجودہ دہلی سے ذرا باہر نکلو تو معلوم ہوگا کہ بارہا شہر پر شہر آباد ہوتے چلے گئے اور برباد ہوتے رہے۔ کھنڈرات کی مختلف صورتیں اور حالتیں اپنے اپنے زمانہ کا پتہ دیتی ہیں اور ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں نہ ایک دفعہ نہ دو مرتبہ بلکہ کئی مرتبہ مختلف اوقات میں شہر آباد ہوتے رہے ہیں اور پھر کس طریقہ سے برباد ہوئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہندوستان کے کسی اور شہر کی قسمت میں یہ نظارہ نہیں لکھا گیا تھا اور کسی اور جگہ قدرت کے زبردست ہاتھوں ایسا ثبوت موجود نہیں ہے کہ بعض اور شہر بھی کئی مرتبہ آباد اور برباد ہوئے ہوں لیکن **دہلی** کی قسمت میں جو عروج اور ادبار کی مساوی تاریخ درج ہے اسکا نظارہ بہت ہی کم دوسری جگہ ہوگا۔

سب سے پہلا دارالسلطنت یا راجدھانی جو آباد ہوکر برباد ہوئی۔ وہ اندرپت یا اندرپرست کہلاتا تھا۔ ممکن ہے اس سے پہلے بھی یہاں کوئی عظیم الشان سلطنت پیدا ہوکر مٹی ہو۔ یہہ شہر جو اندرپت یا اندرپرست کے نام سے مشہور ہوکر آباد ہوا اسکا زمانہ تاریخ میں مسیح سے ڈیڑھ ہزار سال پہلے بتایا جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں **اندرپت** کے دیکھنے کے لئے ہمیں آج سے قریباً ۳۴۰۰ سو سال پہلے جانا چاہئے۔ مہابھارت جو قدیم انڈیا کی ایک زبردست تاریخ ہے بتاتی ہے کہ راجہ دھرتراشٹر نے کیونکر اس شہر کی بنا ڈالی اور اسکے پانچوں بھائیوں نے جو پانڈو کہلاتے تھے اسکی مدد کی یہہ شہر دریائے جمنا کے کنارے اس مقام کے قریب آباد تھا جہاں آج **سلطان ہمایون** کا مقبرہ ہے۔ یا یوں کہو کہ **ہمایون** مرحوم یودھشٹر کے بنائے ہوئے اندرپت میں سو رہا ہے۔ اور یہ مقام شہر کے جنوبی طرف دو میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ اسوقت تک بھی پرانے کلکتی دروازے کے قریب نگمود گھاٹ اس زمانے کی ایک یادگار موجود ہے۔ غرض پانڈو نے اس شہر کو خوب رونق دی اور پھر قریباً چودہ صدی تک یہ شہر آباد رہا اور ہر طرح سے ترقی اور عروج کے زمانہ اس پر آئے لیکن پھر کچھ ایسی صورتیں پیدا ہوئیں کہ وہ اندرپت ہمیشہ کے لئے مفقود ہوا۔ اور ایک اور جلیل القدر راجہ نے جسکا نام دہلو بتایا جاتا ہے ایک نئے شہر کی بنیاد رکھی۔ اور اسکا نام اپنے نام پر دلی یا دہلی رکھا۔ دہلی کے وجوہ تسمیہ میں بعض اور روایتیں اور باتیں بھی بیان کیجاتی ہیں مگر میں ان سب کو چھوڑ دونگا اس لئے کہ مجھے کوئی دہلی کی مکمل تاریخ لکھنا مقصود نہیں بلکہ سرسری طور پر عام واقفیت کی غرض سے کچھ حالات بتا دینے ضروری ہیں غرض راجہ **دہلو** نے ایک نئے شہر کی بنیاد رکھی اور یہ شہر جنوب کی سمت بڑھتا اور آباد ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ قطب صاحب کی لاٹ اس شہر کا مرکز کہنی چاہئے۔ یہہ دور بھی آخر گذر گیا۔ اور تیسری اور چوتھی صدی عیسوی میں جدید شہر آباد اور برباد ہوتے رہے ان کی شان اور عظمت کے مٹے ہوئے نشانات اب بھی کھنڈرات میں دبے پڑے ہیں اور بعض نمایاں طور پر بھی نظر آتے ہیں جیسے لوہے کی لاٹ اس زمانہ کی بہت بڑی یادگار بتائی جاتی ہے اس لاٹ کا محیط دائرہ سولہ انچ سے زیادہ ہے اور اسکا طول پچاس فیٹ سے زیادہ بتایا گیا ہے کہا جاتا ہے کہ ۲۸ فیٹ زمین میں ہے اور ۲۲ فیٹ زمین سے اوپر ہے اس لاٹ پر ایک سنسکرت زبان قدیم کا ایک کتبہ بھی ۶ سطروں میں کندہ ہے اور یہہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہہ لاٹ اسی راجہ **دہلو** کی بنائی ہوئی ہے۔ اس لاٹ کے اردگرد ایک عظیم الشان اور وسیع بت خانہ بنایا گیا تھا جسکے آثار ابتک باقی ہیں۔

راجہ **دہلو** نے جس شہر کی بنیاد رکھی تھی وہ مسیح سے قریباً تیسری صدی پیشتر کا ذکر ہے اور تیسری چوتھی صدی عیسوی تک یہہ جدید شہر آباد ہوتے رہے اور برباد ہوتے رہے۔ اور پھر یہ سلسلہ ساتویں صدی مسیحی میں ایک نئے شہر **دہلی** کی بنیاد پر جاختم ہوا۔ اس جدید شہر کا بنیادی پتھر راجہ **اننگ پال** نے رکھا اور دہلی ایک نئی صورت پر آباد ہوگئی۔ اس راجہ کا خاندان عرصہ دراز تک دہلی میں حکمران رہا۔ بلکہ ان کی حکومت کا دائرہ قنوج تک بھی وسیع ہوا۔ اپنے وقت میں یہہ حکمران خاندان ایک زبردست خاندان تھا۔ آخر اس کے اقبال کے زوال کا وقت آیا اور گیارھویں صدی مسیحی میں اجمیر کے چوہان راجپوتوں نے اس خاندان کا نام و نشان تک مٹا دیا۔

حسن اتفاق سے فاتح خاندان کے ایک لڑکے نے مفتوح خاندان کی ایک شہزادی سے شادی کرلی اور پھر یہہ دونو خاندان اسطرح پر باہم ملے اور ان دونو کے خونی اختلاط سے وہ مشہور و معروف راجہ **پرتھوی راج** پیدا ہوا جسپر آکر دہلی کی ہندو سلطنت کا خاتمہ ہوگیا اور جو اسلامی سلطنت کا گویا پیش خیمہ تھا۔ اسی طرح پر جیسے **مسیح** اسرائیلی نبوت کے خاتمہ کا نشان تھا۔

سلطان محمد غوری نے ۱۱۹۱ء میں پرتھوی راج پر حملہ کیا مگر پرتھوی راج اس حملہ میں کامیاب ہوا اور محمد غوری کو شکست کھاکر واپس جانا پڑا۔ ہمت و استقلال نے محمد غوری کو اس شکست سے مایوس اور بے دست و پانہ کیا تھا۔ اس لئے وہ دوسرے سال پھر حملہ آور ہوا۔ اور پھر پرتھوی راج کی حکومت کا دور ختم کردیا۔ پرتھوی راج خود میدان جنگ میں ہی کام آیا اور اس کی موت ہندو سلطنت کی ہمیشہ کے لئے **موت** کا باعث ہوئی۔ اور محمد غوری ہندوستان میں اسلامی سلطنت کا باپ ٹھیرا یہہ پہلا دن تھا جو ہندوستان کے قدیم پایہ **تخت دہلی** میں اسلامی **سلطنت** کا بنیادی پتھر رکھا گیا۔ قطب صاحب کی لاٹ کے پاس اس مقام جنگ کا پتہ ملتا ہے جہاں محمد غوری اور پرتھوی راج کی جنگ ہوئی تھی۔ بلکہ وہ بڑا معبد جو قطب صاحب کی لاٹ کے پاس واقعہ ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ ایک بڑا بھاری بت خانہ پرتھوی راج کی یادگار ہے۔

باقی آیندہ

خلافت راشدہ

(ایک شیعہ کی حضرت حکیم الامت سے خط و کتابت)

ذیل مین مین ایک خط و کتابت شائع کرتا ہون جو ایک **فرقہ آزاد نار** اور حضرت حکیم الامتہ کے مابین ہوئی ہے - مجھے راقم کا نام ایک از **فرقہ آزاد نار** پڑھ کر قرآن شریف کی یہہ آیت بے اختیار زبان پر جاری ہوگئی -

وقالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ قل اتخذتم عند اللہ عہدا فلن یخلف اللہ عہدہ ام تقولون علی اللہ ما لا تعلمون -

قرآن شریف نے جن لوگون کا ذکر اس آیت مین کیا ہے اور جو جواب انکو دیا گیا وہ آزاد نار فرقہ کا ممبر امید ہے غور سے پڑھے گا - شاید عام ناظرین اس معما کو پورے طور پر سمجھ نہ سکین - اسلئے کہا جاتا ہے کہ یہ ایک شیعہ کا خط ہے جو اسنے دراصل حضرت حجتہ اللہ مسیح موعود مہدی مسعود کے نام لکہا ہے - حضرت حکیم الامتہ نے سرسری طور پر اپنے کسی دوست کو اس خط کا جواب زبانی بتا دیا جسنے اپنے الفاظ مین اس جواب کو قلمبند کر دیا - اس خط مین شیعہ صاحب نے علامات خلافت وغیرہ پر خود ہی خامہ فرسائی کی تہی ؛ دراصل غرض اس کی یہ تہی . . . . . کہ اپنے خیال کے موافق خلافت راشدہ حقہ پر اعتراض کرے - مگر حکیم الامتہ نے وہ اہلکن حربہ اختیار کیا ہے - جو تیرہ سو برس کی شکستہ اور دوبارہ نیابت کو قیامت تک پہر سر اٹھانے نہ دیگا اور یقیناً سر من رای کا خوف زدہ مہدی آیندہ کبہی باہر نکلنے کا نام تک نہ لیگا - ممکن ہے اس آزاد نار کو اللہ تعالے سمجھ اور ہدایت عطا کرے مگر بظاہر نظر جیسا کہ اس فرقہ کا عام معمول ہے بہت کم امید ہے کہ وہ اس سے فائدہ اٹہائین - لیکن یہہ خط و کتابت بہت سی سعید اور رشید روحون کیلئے انشاءاللہ مفید اور بابرکت ہوگی ، اسی لئے مینے اس کو اخبار مین چہاپ دینا پسند کیا مین ان لوگون کو جو اپنے دل مین تلاش حق کی گدگدی رکہتے ہین خاص طور پر توجہ دلاتا ہون کہ وہ اسی خط کو کئی مرتبہ پڑہین اسلئے کہ اس مین انکے لئے نور اور حق اور ہدایت ہے چونکہ یہہ مضمون خلافت راشدہ حقہ کے متعلق ہے مینے پسند کیا کہ اسکا عنوان خلافت راشدہ ہی رکھون -

(ایڈیٹر)

آزاد نار کا خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مرزا صاحب خدا آپ کو نیک ہدایت نصیب کرے -

جناب رسول خدا صلعم کی وفات کے بعد ہر طالب حق کے لئے وہ پیچیدہ اور گمراہ کرنے والی راہین بنائی گئی ہین کہ طالب حق کو بڑی دشواری ہوتی ہے - کہ وہ نائب حق کو کس ذریعہ سے تشخیص کرے - علماء فریقین تو اپنے اپنے اقوال کے تائید کرتے ہین - اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسی مقیاس ہونی چاہئے کہ نائب رسول ایسی صفات سے متصف ہو کہ دوسرے مین بجز منجانب اللہ ہونیکے ممکن نہ ہون - جب ایسے صفات و علامات کی مقیاس ہمارے ہاتھ آجاوے - اسوقت کتابون سے ہر مدعی نیابت کے حالات کی انصافانہ تصدیق و تطبیق کیجاوے - اور تشخیص کر لیا جاوے - کہ جملہ صفات نیابت کس شخص مین ہین - اور کچھہ خیال کیا جاوے کہ امت نے اسطرف رجوع کیا ہے یا نہین - کیونکہ صفات نائب رسول بالکل ہم پلہ رسول ہونگے - اور یہ ممکن نہ ہوگا کہ صفات مذکورہ عوام الناس مین پائے جائین بلکہ جس شخص کو تقدیراً صفات مذکورہ منجانب اللہ عطا ہونے ہونگے - اسمین پائے جاوین گے - لہذا ایسے صفات اتفاقیہ کسی شخص میں پیدا ہو سکتے ہین ؛ ورنہ خود کوئی ازرہ تصنع ایسے صفات سے متصف ہو سکتا ہے - پس یہ طریقہ تشخیص ایسا بے نظیر اور لاثانی ہے کہ ہر طالب حق منزل مقصود پر پہونچ جائیگا - اور پہنچ گیا ہے -

وہو ہذا

صفت اوّل

(۱) نائب رسول اللہ کی یہ ہے کہ جس طرح مرسلین کی رسالت اور انبیا کی نبوت کی تصدیق کے لئے صدور معجزات و خوارق عادات دلیل کافی اور شہادت مین سمجھے جاتے ہین ویسے ہی نیابت رسول اللہ اور امامت کی تصدیق کے لئے اعجاز و خوارق عادات کا ظاہر ہونا ضروری ہے کیونکہ انبیاء تابعین رسالت سلف سے بہی اصدار معجزات ہوا ہے پس جس شخص مین یہ صفت پائی جاوے وہ نائب برحق سمجھا جاوے اور جس مین یہ صفت نہ ہوگی - اسکو مدعی باطل تصور کیا جاوے -

صفت دوم

(۲) نائب رسول اللہ کی یہ ہے کہ جسطرح انبیاء و مرسلین معصوم ہین - ویسے ہی نائب رسول بہی معصوم ہونا چاہئے - کیونکہ کام نائب منیب دونو کا یکسان ہے - گنہگار کی ہدایت موثر نہین ہوا کرتی اور یہ صفت ضرور محتاج بہ نص ہے - کیونکہ معجزہ اور خرق عادت تو ہر شخص بچشم معائنہ کر سکتا ہے - اور یہہ صفت بغیر شہادت خدا اور رسول کے ثابت نہین ہو سکتی -

صفت سوم

(۳) نائب نبی کی یہ ہے کہ جس طرح انبیاء مرسلین روز پیدائش سے شرک و کفر سے مبرا ہین - ایسے ہی اونکا نایب بہی آلائش شرک کفر سے پاک ہونا چاہئے کبہی سجدہ اصنام کو سر نہ جہکایا ہووے بلکہ اون کے نائب کا بہی ایسا ہی حال ہونا چاہئے - کیونکہ علماء شیعہ تو اس صفت کو ضرور صفات انبیاء مین داخل کرتے ہین -

صفت چہارم

نائب برحق کی یہ ہے - کہ باتفاق علماء و مجتہدین اہل سنت یہ امر ثابت ہے کہ رسالت جناب سرور کائنات صلعم کی مخصوص بطبقہ انسان ہی نہین ہے بلکہ آپ جمیع طبقات موجودات و مخلوقات پر مبعوث ہوئے ہین جنمین ملائک - بنی جان - حیوانات - نباتات - جمادات - آسمان - ستارے - عناصر وغیرہ سب شامل ہین پس جسطرح پر کہ ان جملہ طبقات موجودات نے جناب رسول خدا کی اطاعت و فرمانبرداری کی ہے ویسے ہی آنکے نائب کی کرنا ثابت ہووے اگر کسی مدعی خلافت کی صرف طبقہ انسان نے اطاعت کی ہو - اور دیگر طبقات ملائکہ اور جن اور حیوانات وغیرہ نے مطلق تعلق اور سروکار نہ رکہا ہو تو ہم اوسکو ہرگز نائب برحق نہ کہینگے کیونکہ یہ امر ممکن نہین - کہ جسنے اطاعت رسول اللہ کی ہو - اوس نے اون کے نائب کی نہ کی ہو - پس ہم کو تحقیق کرنا چاہئے کہ سوا انسان کے اور طبقات نے کس کس دعویدار نیابت و امامت کی اطاعت کی ہے -

صفت پنجم

نائب نبی کی یہ ہے کہ علم لدنی جیسا کہ انبیاء و مرسلین کو حاصل ہوتا ہے ویسا ہی مرسل نائب کو حاصل ہونا چاہئے اور جن جن طریقون سے پہلے انبیاء تابعین رسالت کو یہہ علم حاصل ہوا انہین طریقون سے اس رسالت کے نائب کو حاصل ہوا ہو -

صفت ششم

یہہ ہے کہ علم قرآن و سنت اور حل مسائل و قضایا مین بدرجہ اتم کمال رکہتا ہو - کبہی کسی سوال کے جواب مین قاصر نہو -

صفت ہفتم

یہہ کہ نائب رسول وہ شخص ہے جو خداوند کریم اور رسول خدا کے نزدیک جمیع امت سے برگزیدہ اور افضل ہو اور سب سے زیادہ محبوب خدا اور رسول ہو اور سب سے زیادہ خدا رسول کو وہ دوست رکہتا ہو - اور بنظر ضمیمہ سلطنت وہ شخص اشجع الناس اور اعدل الناس ہو اور قربت قریبہ بہی نبی سے اور دنکی نسبت زیادہ رکہتا ہو -

صفت ہشتم

یہہ ہے کہ کوئی حکم خدا و رسول کا نسبت امامت اور خلافت کے اُس کے صادر ہوا ہو یا بعین حیات نبی کوئی معاملہ استخلاف اُسکا وقوع مین آیا ہو یا بعض اختیارات رسالت مین شارکت ہو یا نبی نے اسکے بارہ مین مشعر اطاعت وغیرہ امت کو حکم دیا ہو -

صفت نہم

یہہ ہے کہ ازروئے حدیث صحیح اثنا عشر خلیفہ کلہم قریش سے ہون یہ حدیث فریقین کی مسلم ہے - اہل سنت جماعت کہ جسقدر خلفاء ہین قریش سے ہین ان اوصاف متذکرہ بالا مین پانچ علامات اول الذکر ایسے ہین کہ جو انبیاء کے لئے مخصوص اور منظر تعہد کار تبلیغ رسالت یہ اوصاف نائب نبی سے ہی متعلق ہین اور باقی صفات خاص نایب نبی کے متعلق ہین ان صفات سے وہی فرقہ اور گروہ انکار کریگا جو اپنے خلفہ اور آئمہ مین ایسے صفات کا ہونا تعجب سمجہے ورنہ غور کا مقام ہے کہ جب ایسے صفات کے لوگون کا وجود ثابت ہوجاوے تو صاف ظاہر ہے کہ نایب برحق رسول اللہ کے ہین - کیونکہ خدا تعالے نے انکو یہ اوصاف بیوجہ فضول نہین عطا فرمائے - ہان اگر بعد رسول خدا ایسے صفات سے کوئی متصف نہ ہو سکے تو کہہ سکتے ہین کہ یہ صفات نایب نبی کے نہین ہین - اور جبکہ ایک شخص مین انبیاء کی صفات پائے جائین اور پہر نایب نبی تک بہی اوسکو نہ کہا جاوے تو بڑے ظلم کی بات ہے - ہم اسبات کے قائل نہین ہین کہ جس شخص پر ہمارا گمان نبی ہونیکا ہے اوس مین یہ اوصاف موجود نہ ہون تو ہم کہنے لگین کہ ان اوصاف کا نایب نبی کے لئے ہونا لازمی نہین - بس اب غور سے ملاحظہ فرما کر خدا و رسول کو حاضر و ناظر جانکر ہر ایک صفات اور علامات مین مطابقت کی جاوے - پہر جس مین

یہ صفات ... بت ہوجاوین اور پہر بمقابلہ اسکے کوئی شخص ایسے لوگون کو نائب رسول مانین ... سمجھین یہ اوصاف نہین تو صاف پایا جائیگا ... بجائے خداوند تعالے کے شیطان کی پرستش کرتا ہے ۔ اور صاف طور پر بیدین ہے ۔ ... منفعت کے لئے یہ ڈہیچر بنا رکہا ہے ۔

ایک از فرقہ آزادینار

جواب از حکیم الامتہ

سنو ۔ مین اللہ تعالے کو حاضر ناظر جانکر جواب لکہتا ہون اور آپ بہی رسم وعادت اور تقلید جاہد کے سیاہ ترین پردون سے باہر ہوکر انصاف اور خدا ترسی کی آنکہہ اور کتاب اللہ الاکمل کے ضیاء اتم سے پڑہین اور بغور پڑہین اور خداوند کریم سے مدد چاہین +

مین نہایت افسوس سے لکھتا ہون کہ ہمارے مدعیان اسلام کے بڑے مسلم دو دعوے ہین ۔ لیکن عمل درآمد اون کے بالکل برعکس ہے گویا ہاتھی کے کہانیکے دانت اور ہین اور دکہانیکے اور ۔ اسی کے واسطے کہا گیا ہے ۔ اور وہ یہ ہے ۔ کہ کتاب اللہ القرآن کامل بلکہ اکمل کتاب ہے ۔ اور یہ ایک ہی کتاب ہے جو ڈنکے کی چوٹ سے پکار رہی ہے ۔ لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین ۔ اور الیوم اکملت لکم دینکم اور ھدی للناس ۔ اور دوم یہ کہ آنحضرت صلعم خاتم النبیین ہین اور آپ کی شریعت کے بعد کوئی اور شریعت نہین آئیگی ۔ لیکن جہان کہین بات چلیگی اس کتاب کو نسیاً منسیا کرکے وقال الرسول یا رب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا کی تیز وتند بجلی کے نیچے آجاتے ہین ۔ اور دوسرے دعوے کو پس پشت ڈالکر از خود ایک نئی شریعت ایجاد کر دیتے ہین اور پہر اسی پر اکتفا نہین کرتے بلکہ ساتہہ ہی یہہ وعید بہی سنا دیتے ہین کہ جو اسکو نہ مانے وہ بے دین اور ملحد و زندیق اور خارج از دائرہ اسلام ہے ۔

مین بڑے افسوس سے لکہتا ہون کہ آپنے بہی اس خط مین ایسا ہی کیا ۔ بلکہ یہانتک حد سے بڑہ ہے کہ اگر کوئی بات قرآن مجید مین موجود بہی تہی تو نقل مین اس کا عنوان بدل دیا ہے ۔

اب مین اس کے مطابق آپکے قایم کردہ صفات ... بحث کرتا ہون اور آپ کے فتوی ... وعید کی کچہہ پروا نہین کرتا اور پہر اخیر مین بتاؤنگا کہ کتاب اللہ نے خلفا کے لئے کیا صفات بیان فرمائے ہین ۔

آپنے یہ صفات نائب حق اور نائب نبی اور نائب رسول کیلئے قایم کئے ہین ۔ لیکن جہان تک مین نے قرآن مجید کو پڑہا ہے مین نے ان تینون نامون سے ایک بہی نہین پڑہا پس جب یہہ نام ہی نہین تو ان کے صفات یا ان کی معرفت یا بعثت کا کیا ذکر ہوگا ۔ پس کیا عمدہ بات ہوتی اگر آپ ذرہ فرقان حمید پر غور کر لیتے ۔

پہر صفت نمبر ایک مین آپنے لکہا ہے کہ نیابت رسول اللہ اور امامت کی تصدیق کیلئے اعجاز وخوارق عادات کا ظاہر ہونا ضروری ہے ۔ آپ قرآن مجید کو اول سے آخر تک غور سے پڑہو نہ خوارق عادات اور نہ اعجاز ومعجزات پاؤگے اور نہ یہہ عبارت کہین پاؤگے کہ المعجزات وخوارق العادات ضرور دیۃ لرسالۃ المرسلین ولنیابۃ نوابہم ہان قرآن مجید مین وما انتم لہ بمعجزین آیا ہے ۔ لاکن اس کے معنی آپ کے معجزہ کے ہرگز نہیں ہین ۔

صفت نمبر۲ مین آپنے لکہا ہے کہ صفت دوم نائب رسول اللہ کی یہ ہے کہ جس طرح انبیاء مرسلین معصوم ہین ویسے ہی نائب رسول بہی معصوم ہونا چاہیئے کیونکہ کام نائب منیب دونون کا یکسان ہے گنہگار کی ہدایت موثر نہین ہوا کرتی ۔ یہان پر بہی آپنے ایسا ہی کیا قرآن مجید مین معصوم کا لفظ بے گناہ کے معنون مین کہین نہین آیا البتہ واللہ یعصمک من الناس آیا ہے جسکے یہ معنے ہین کہ اللہ تجہے لوگون سے بچائیگا گناہ کا یہان پر ذکر تک نہین ۔

لیکن اس غلطی کی جڑہ یہہ ہے کہ نامراد شیعہ علی علیہ السلام یا نامراد شیعہ حسین علیہ السلام نے جب دیکہا کہ اس آیت کریمہ کے رو سے جو عصمت آنحضرت کی ہوئی ہے اوسکا ہمارے اماموں مین تو نام ونشان بہی نہین اور یہہ ایسی زد تہی جو کہ شیعہ مذہب کے سب بخئے ادہیڑ دیتی تہی تو انہون نے اہل اسلام کو دہوکا دینے کے واسطے معصوم بمعنے بیگناہ کہنا شروع کر دیا ۔

ع۳ مین آپ نے لکہا ہے کہ کبہی سجدہ اصنام کو سر نہ جہکایا ہو میان پر دین اسواسطے کچہہ زیادہ نہین لکہتا کہ اول یہہ نمبر ۱ مین داخل ہین اور دوم یہ کہ آپکے اصل قایم کردہ کے خلاف ہے کیونکہ آپنے لکہا ہے کہ وہ صفات عوام الناس مین بہی پائی جاتی ہے ۔

ع۴ آپنے لکہا ہے باتفاق علماء ومجتہدین اہل سنت یہہ امر ثابت ہے کہ رسالت جناب سرور کائنات صلعم مخصوص بطبقہ انسان ہی نہین ہے بلکہ آپ جمیع طبقات موجودات ومخلوقات پر مبعوث ہوئے ہین جنمین ملائک بنی جان حیوانات نباتات جمادات آسمان ستارے عناصر وغیرہ سب شامل ہین ۔ اور جس نائب کی یہہ سب طبقات اطاعت نہ کرین وہ ہرگز نائب برحق نہین ہے ۔

مین علماء اور مجتہدین پر بہتان لگانا بدترین گناہ جانتا ہون آپ اگر سچے ہین تو حضرت امام مالک حضرت امام ابو حنیفہ امام شافعی امام احمد بن حنبل امام بخاری امام قاضی یوسف کی تصریح اونکی کتابون سے پیش کرین ورنہ اس گندی شیعانہ عادت سے توبہ کرین علاوہ برین یہہ کیسی نئی شریعت آپ نے بنائی ہے اللہ تعالی نے تو اپنی کامل کتاب مین انس کیطرف آنحضرت کو ارسال فرمایا ہے البتہ یہ بہی آیا ہے کہ بعض جنون نے قرآن کو سنا اور ایمان لائے اور بس ۔ ہان اگر آپ اس تیس پارہ والے قرآن مجید سے کہ جسکا جامع اور حافظ خود اللہ علیم وقدیر ہے اپنے دعوے کے مطابق نکال دین تو ہم ماننے کے واسطے تیار ہین مگر ایسا ہرگز نہین اسی وجہ سے آپنے قرآن مجید کا نام تک نہین لیا یاد رکہو علماء اور مجتہدین نئے شارع نہین ہوتے ۔

ع۵ مین آپ نے لکہا ہے کہ علم لدنی حاصل ہونا چاہیئے مین نے قرآن مجید کو بہی پڑہا ہے اور اس لفظ پر بہی بہت دفعہ غور کیا ہے نہ یہ قرآن مجید مین ہے اور نہ اس کے کوئی صحیح معنے ہین کیونکہ علم لدنی کی یا اگر متکلم کی ہے تو اس کے معنے ہوئے میرے پاس کا علم تو کیا آپ کے پاس کا علم سب رسولون اور نائبون کے لئے ضروری ہے وہی بس ہے اور اگر یائے نسبت ہے تو معنے ہوئے لدن والا علم اور لدن کے معنے ہین کسی کے پاس والا علم تو کیا کسی پاس والا علم ہر ایک انسان کے پاس نہین ہوا کرتا ہان قرآن مجید مین ایک بندہ کی نسبت آیا ہے جسکو حضرت موسیٰ ملے تہے علمناہ من لدنا علما پس اگر حضرت موسیٰ کو وہ علم حاصل تہا تو ملاقات بے فائدہ اور ان کے سوال جو قرآن مجید مین مذکور ہین اسکی تکذیب کرتے ہین اور اگر نہ تہا تو پہر بقول آپ کے حضرت موسیٰ رسول کیا نائب رسول بہی نہ ہوئے ۔

ع۶ آپنے لکہا ہے کہ علم قرآن وسنت اور حل مسائل وقضایا مین بدرجۂ اتم کمال رکہتا ہو کبہی کسی سوال کے جواب مین قاصر نہو ۔ اس نمبر مین + گاہ باشد کہ کودکے نادان + بغلط بر ہدف زند تیرے ۔ صادق آنے لگا تہا لیکن اسقدر کو بہی آپ نے ہاتہہ سے ضائع کر دیا اسکی تفصیل یہ ہے کہ بیشک علم قرآن وسنت امام کو سب سے زیادہ ہونا چاہیئے ۔ لاکن رہا یہ کہ کسی سوال کے جواب مین قاصر نہو یہ نہ رسول کا کام ہے ۔ اور نہ اسکے (بقول آپکے) نائب کا ہان البتہ اس زمانہ کے ملاؤن کی تعریف مین کسی خوش مذاق نے فرمایا ہے کہ ۔ ملا آن باشد کہ بند نہ شود ۔ ورنہ اور سب کو بعض وقت اللہ اعلم کہنا پڑتا ہے ہان اگر وہ امر ایسا ہو کہ ان کی راہ مین آگیا ہے ۔ تو پہر ضرور اسکا انکشاف ہو جاتا ہے ۔

ع۷ مین آپنے لکہا ہے کہ نائب رسول خداوند کریم اور رسول خدا کے نزدیک جمیع امت سے برگزیدہ اور افضل اور محبوب ہو اور سب سے زیادہ خدا اور رسول کو وہ دوست رکہتا ہو ۔ اور بنظر ضمیمہ سلطنت وہ اشجع الناس اور اعدل الناس ہو اور قربت قریبہ بہی نبی سے اوردن کی نسبت زیادہ رکہتا ہو ۔

یہان پر بہی آپ نے حق وباطل مین خلط کیا ہے ۔ بیشک وہ مجتبی اور افضل اور محبوب ترین اور محب ترین اور اشجع الناس اور اعدل الناس ہونا چاہیئے لاکن قربت قریبہ کا ذکر کیا آپ قرآن مین بتا سکتے ہین ۔

دیکہو یہہ شیعۂ نامراد کے خیالی پلاؤ ہین وہ ایسی نادان قوم ہے جسنے ایسے اصول قایم کئے ہین جنسے انبیاء رسل اور کتاب اللہ اور دین اسلام پر حرف آتا ہے مثلاً اون کا یہ اصل ہے کہ سب انبیاء اور ائمہ کے لئے مارا جانا ضروری ہے حالانکہ اللہ علیم فرماتا ہے واللہ یعصمک من الناس اور فرماتا ہے لاغلبن انا ورسلی پھر دیکہو مسیح کو مقتول کہنے والون کی کیا خبر لی ہے ۔

کیا شیعہ نے اپنی عقل کو بہی جواب دیدیا ہے جیساکہ قرآن مجید کو بیاض عثمانی کہکر بالائے طاق رکہدیا تہا ۔ کیا وہ غور نہین کرتے جو بادشاہ مارا جائے اور اس کے جانشین اور لوگ ہو جائین تو کیا اوس جیسا مردود مخذول کوئی اور ہے مثلاً بقول اون نادان دشمنان اسلام کے آنحضرت تو زہر سے شہید ہو گئے جو کہ یہودی عورت نے دی تہی اور (نعوذ باللہ من ذالک) ابوبکر عمر عثمان رؤساء منافقین آپکی خلافت پر بیٹھ گئے اور

قربت قریبہ والے حضرات آہین مارتے حسرتین بھرتے رہ گئے اور پہر یہ سلسلہ دین ممتد ہوا کہ چودہوین صدی جاتی ہے۔

پر اتنک قربت قریبہ والے مخذول چلے آتے ہین اور سر مین راکہ ڈالے ایک مفقود الخبر شیر خوار کی امید پر عجل فرجا جپ رہے ہین کیا اگر یہی حقیقت ہے تو پہر نعوذ باللہ آنحضرت سے جو کہ سید الانبیاء اور خاتم الانبیاء ہین کون مردود اور مخذول زیادہ ٹھہریگا کہ جنکے آگے اور پیچھے اور دائین بائین عمر بہر مین روسا منافقین ہون اور پہر وہ اسقدر غالب ہون کہ کوئی امر آنحضرت کو اپنے منشا کے مطابق نہ ہونے دین حتی کہ وصی برحق کے حق مین وصیت بہی نہ لکھنے دین اور پہر قبر مین بہی پیچہا نہ چہوڑین اور قربت قریبہ والون کو چودہوین صدی تک پا بجانہ ہونے دین کیا اگر اس سے بہی کوئی زیادہ مخذول و مردود متصور ہو سکتا ہے تو آپ مجہے ضرور بتائین۔

پہر دیکھو انکا یہہ اعتقاد ہے کہ قرآن مجید کو عثمان منافق (نعوذ باللہ) نے جمع کیا ہے اور اپنی طرف سے اوس نے بہت کچہہ کمی بیشی کر دی ہے جسکی وجہ سے یہہ اب قابل اعتبار نہین رہا اب آپ غور فرمائین خداوندکریم تو فرماتا ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون اور پہر فرماتا ہے ان علینا جمعہ و قرآنہ پر یہ دشمنان اسلام کہتے ہین عثمان نے جمع کیا اور بہت کچہہ تغیر تبدل کیا۔ اور پھر یہہ بہی نہین کرتے کہ اپنے پاس سے کوئی اور قرآن نکالین بلکہ اس محفوظ مکتوب کو چہوڑ کر انسانی بنائے ہوئے مجموعہ پر اتر آئے جو کہ لا یغنی من الحق شیئاً اور یہی وجہ ہے کہ آریہ کیطرح انسانیت کو خیرباد کہکر انعام کی طرح شہوت رانی مین ایک نے نیوگ جیسا غیرت کش طریق نکالا اور دوسرے نے متعہ جیسے انسانیت کے غارت کن طریقہ کے ایجاد سے محبات حسین سے شہرون کے چکلون کو پر کر دیا اور پھر بہت سی انسانی نسل کو زندہ در گور کر دیا۔

اب آپ سنین اور غور و انصاف سے سنین کہ قربت قریبہ کا اصل بھی اسی دشمن اسلام فرقہ نے ایجاد کیا ہے اور یہہ بہی ایساہی گندہ اصل ہے جس نے اسلام کی بیخ کنی کی بلکہ یہود کے حق مین آنحضرت اور قرآن کے برخلاف ڈگری دیجاتی ہے کیونکہ موسوی سلسلہ کیساتہہ قربت قریبہ رکہنے والے یہود ہین یا کہ آنحضرت صلعم جو کہ بنی اسحاق سے نہین بلکہ بنی اسمٰعیل سے ہین۔

اور یہود کا اعتراض بہی یہی تہا کہ وہ نبی جو حسب حکم تورات ہم سے ہونا چاہئیے جو کہ سلسلہ موسوی کی قربت قریبہ رکہنے والے ہین نہ بنی اسمٰعیل سے پس اگر قربت قریبہ شرط ہے تو یقیناً ڈگری یہود کے حق مین ہے۔ ہان یہان پر آپ ایک کہہ سکتے ہین کہ رسالت کیواسطے قربت قریبہ شرط نہین البتہ نیابت کیواسطے شرط ہے جیساکہ آپ نے لکہا ہے۔ لیکن یہ غلط ہے کیونکہ جب غیر قربت قریبہ والیکو اکمل چیز ملسکتی ہے تو ادنی چیز کیون نہین ملسکتی حالانکہ نہ رسالت موروثی چیز ہے اور نہ نیابت موروثی ہے رسالت کیواسطے یہی ان ینزل اللہ من فضلہ علی من یشاء من عبادہ۔ اور نائب کے واسطے بہی فرمایا ہے لیستخلفنہم فی الارض اور یہہ کنکو کہا ہے عام مومنون کو نہ کہ خاص قربت قریبہ والون کو پس یہہ شرط قرآن کے مخالف ہے اور خدا کے فعل کے بہی برخلاف ہے کیونکہ فرمایا تو یہ کہ مین خلیفہ بناؤنگا۔ اب ہم دیکہتے ہین کہ آنحضرت کے بعد کسکو بنایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پھر حضرت عثمان رض کو پس جس امر کو خدا کی کتاب اور فعل رد کردین وہ ہرگز قابل اعتبار نہین ٹھہر سکتا۔

عـ۸ مین آپنے لکہا ہے کہ کوئی حکم خدا و رسول کا نسبت امامت اور خلافت اہل کے صادر ہوا ہو یا بحین حیات نبی معاملہ استخلاف اسکا وقوع مین آیا ہو بعض اختیارات رسالت مین مشارکت ہو۔ یا نبی نے اوسکے بارہ مشعر اطاعت وغیرہ امت کو حکم دیا ہو۔

سنئے اگر اس کے معنے یہ ہین [illegible] شخصی کر کے حکم خدا یا حکم رسول اوس کی نسبت پہلے صادر ہو چکا ہو۔ تب تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ کسی رسول کے واسطے ایسا نہین ہوا ورنہ اس کے موقع پر کبہی نزاع نہ ہوتا مثلاً اگر آنحضرت ص کی نسبت لکہا ہوا ہوتا کہ ان کا نام فلان ہوگا اور فلان قوم سے اور فلان بستی اور فلان محلہ فلان مکان مین فلان وقت مین فلان مرد سے فلان عورت کے پیٹ سے پیدا ہونگے وغیرہ وغیرہ تو پہر کب نزاع واقع ہو سکتا تہا مگر ہرگز ایسا نہین ہوا بلکہ کبہی کسی کیواسطے ایسا نہین ہوا۔ کیونکہ ایمان کی حد سے عیان کے حیز مین آجاتا ہے اور وہ محل ثواب نہین رہتا ہے۔

اور اگر اس کے یہ معنے ہین کہ بعض صفات بیان کر کے محض رنگ مین اوسکی بعثت کی خبر دیجائے۔ اور پہر خداوندکریم خود اپنے فعل سے اور تائید سے اوسکی شہادۃ دیدے تو یہ امر مسلم ہے لاکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے شیعہ کے ائمہ اثنا عشر مین ایسا یہ امر معدوم یا کالعدم ہے اور ایسا کسی امام مین نہین ہوا اور غالباً اسکی یہہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ جس طرح عیسائیون نے مسیح کو خدا بنانا تہا تو خداوندکریم نے اسقدر کمزوریان اوس مین رکہدین جو کہ اوسکی خدائی کو پاش پاش کر دیتی ہین اسی طرح چونکہ شیعہ نے اپنے ائمہ اثنا عشر کو بڑا بنانا تہا اسوجہ سے عدم تائید کا سیاہ داغ اونکی پیشانی پر لگا دیا تاکہ یہہ بت اپنا پول خود ظاہر کر دے۔

باقی رہا بحین حیات استخلاف ہونا یا بعض اختیارات رسالت مین شریک ہونا مشعر اطاعت وغیرہ یہہ سب ایسے امور ہین جو کہ قرآن مجید مین ہرگز نہین ہین۔

عـ۹ مین اپنے لکہا ہے کہ از روئے حدیث صحیح اثنا عشر خلیفہ کلہم قریش سے ہون یہہ حدیث فریقین کی مسلم ہے سنت جماعت کے جسقدر خلیفہ ہین قریش سے ہین۔

سنئے قرآن مجید نے ہرگز یہ نہین فرمایا کہ وہ قریش سے ہون گے اور نہ یہ فرمایا کہ وہ اثنا عشر ہون گے۔ ہان اس مین شک نہین کہ حدیث مین آیا ہے لاکن حدیث مین قریش آیا ہے۔ سادات یا علوی یا حسنی ہرگز نہین آیا پس اگر یہ حدیث آنحضرت ص کی مانی جاتی ہے تو پہر کیا وجہ ہے کہ ائمہ اثنا عشر سادات سے تسلیم کئے جاتے ہین اور باقی قریش اور خصوصاً بنی عباس کو نہ انہین شمار کیا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے ایک طرف تو ائمہ اثنا عشر کی قریش سے ہونیکی خبر دی ہے اور ایک طرف فرمایا ہے کہ ہر ایک صدی کے سر پر اللہ تعالے ایک مجدد مبعوث فرمائیگا جو کہ دین کی تجدید کرے گا۔

پس اگر انسان تہوڑی سی غور کرے تو وہ ائمہ اثنا عشر کا پتہ ان دو حدیثون سے لگا سکتا ہے کیونکہ اب چودہوین صدی ہے۔ پہلی صدی تو آنحضرت ص کی ہوئی اور بموجب تشابہ سلسلہ محمدیہ اور سلسلہ موسویہ چودہوین صدی مسیح موعود کی ہوئی اور باران صدیون کے بارہ امام مجدد ہوئے۔ اور وہ عموماً قریش ہی تہے نیز آنحضرت صلعم نے ہرگز یہہ نہین فرمایا کہ میرے بعد کل امام اثنا عشر ہونگے اور وہ قریش ہونگے بلکہ یہ فرمایا ہے کہ قریش سے اثنا عشر ہونگے اور اونکی نفی یہان سے ہرگز نہین مفہوم ہوتی اور یہہ حدیث بہی اس کی تائید کرتی ہے کہ

یسلب الملک من قریش بلکہ تشابہ سلسلہ محمدیہ سلسلہ موسویہ سے چاہتا ہے کہ آخری خلیفہ امہات کیطرف اگرچہ قریش یا خصوصاً سادات سے ہو لاکن آبا کیطرف سے قریش اور سادات سے ہرگز نہ ہو جیساکہ سلسلہ موسویہ کا آخری خلیفہ اگرچہ والدہ کیطرف سے وہ کچہہ ہو لیکن باپ کیطرف سے جو کہ منشا نسب ہوتا ہے ہرگز اسرائیلی نہ تہا اور اگر ان سب امور کو ہم پس پشت ڈالدین تو پہر یہہ بہی تو حدیث ہے کہ **سلمان منا اہل البیت**۔

اب مین آپ کو بتاتا ہون کہ نبوۃ اور خلافت راشدہ کیواسطے قرآن مجید نے کیا کچہہ لکہا ہے۔

رسول اور امام یا خلیفہ وہ ہوتا ہے کہ جسکی قبل از بعثت زندگی لوگون کی نزدیک ازکی و اطہر اور پاک ہو کہ بے عیب زندگی ہوتی ہے تاکہ بعثت کے بعد اون کے لئے وہ حجت ٹہیرے جیساکہ قرآن مجید مین آیا ہے فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون اور صحیح حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے قریش وغیرہ کو بلا کر دریافت کیا تہا کہ اگر مین کہون کہ دشمن تمہاری گہات مین ہے اور صبح کیوقت تم پر شبخون کریگا تو کیا تم تسلیم کرو گے تو سب نے بالاتفاق کہا کہ ماجربنا علیک الکذب۔

دوم یہہ کہ اسپر خدا کی وحی نازل ہو اللہ کریم نے فرمایا ہے انا اوحینا الیک کما اوحینا الی الذین من قبلک اور پہر فرمایا قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی۔

سوم یہہ کہ بعض غیبون پر اوسکو اطلاع دیجائے تاکہ ثابت ہو جائے کہ بیشک یہ عالم الغیب سے اور راز رکہتا ہے۔ اللہ علیم نے فرمایا ہے لا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول لیکن سب غیبون کا جاننا اللہ تعالے سے خاص ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ارشاد ہوتا ہے قل لو اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء۔

(۴) چہارم یہہ کہ نصرۃ الہی اور تائید الٰہی اوس کے اور اسکے اتباع کے شامل حال رہے تاکہ ثابت ہو جاوے کہ بیشک اللہ قدیر اوس کے مددگار ہے خداوندکریم نے فرمایا ہے انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا وغیرہ جیساکہ ہم دیکہتے ہین کہ آنحضرت صلعم

کی نصرۃ اور تائید کی۔ پھر ابوبکر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کی کی۔

پنجم۔ یہہ کہ اس نصرۃ کی پیشگوئی قبل از وقت بحالت ضعف کیجاتی ہے تاکہ اللہ کا علم اور فعل اوسکی صداقت . . . . . کے دو شاہد ہون۔ وکفی باللہ شہیدا۔ جیساکہ آنحضرت صلعم کے لئے پہلے سے فرما دیا تہا کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ اور سیھزم الجمع ویولون الدبر اور اولم یروا انا ناتی الارض ننقصہا من اطرافہا افہم الغالبون۔

ششم۔ یہہ کہ اوسکے مکذبین پر عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے جیساکہ فرمایا کذبوا الرسل فحق عقاب۔

ہفتم۔ یہہ کہ وہ ضرورت حقہ کیوقت مبعوث ہوتے ہین آنحضرت صلعم کی بعثت کی ضرورت حقہ کا نقشہ قرآن مجید نے ظہر الفساد فی البر والبحر کیساتہہ بیان فرمایا ہے۔

ہشتم۔ یہہ کہ اسوقت کے مطابق اونکو آیات دیئیے جاتے ہین جیسا حضرت موسیٰ کیلئے تسع آیات بینات فرمایا۔

نہم۔ کہ اون کو فرقان دیاجاتا ہے جیساکہ آنحضرت صلعم کیواسطے آیا ہے یوم الفرقان الخ۔

دہم۔ یہہ کہ جس غرض کے لیئے وہ مبعوث ہوتے ہین خداوندکریم اوس کے لئے پہلے سے ایک ہوا چلادیتا ہے جیساکہ ھوالذی یرسل الریاح بشرا بین یدی رحمتہ مین اشارہ کیاگیا اور حضرت کے وقت مین ایسا ہوا تہا کہ آپ کی بعثت سے پہلے عرب مین ایک کمیٹی قایم ہوئی تہی کہ شرک بُری چیز ہے اور توحید عمدہ چیز ہے اور اس کمیٹی کے اعلےٰ افسر کا نام ابی کبشہ تہا چنانچہ اسیوجہ سے مشرک لوگ آنحضرت فداہ ابی وامی وروحی کو ابن ابی کبشہ کہا کرتے تھے چنانچہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ قبل از شرف باسلام ہرقل کو آنحضرت سے لرزان ترسان دیکھہ کر کہا تہا لقد امر امر ابن ابی کبشۃ

یازدہم۔ یہہ کہ اس مین اللہ علیم حکیم قدیر اپنے خاص فضل سے قوۃ تطہیر اور قوۃ تزکیہ رکھہ دیتا ہے تاکہ اوس کے متبعین اور ویسے مطہر اور مزکی ہو جائین جیساکہ فرمایا ہے یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم اور فرمایا خذ من اموالہم صدقۃ تطہرہم وتزکیہم بہا۔

دوازدہم۔ اوسکو علم کتاب اللہ سب سے زیادہ دیاجاتا ہے فرمایا ہے ویعلمہم الکتاب اور فرمایا لایمسہ الا المطہرون۔

سیزدہم۔ یہہ کہ وہ پہلے انبیا کیطرح ہوتا ہے فرمایا ماکنا معذبین حتےٰ نبعث رسولاً۔

چہاردہم۔ وہ جس سے مباہلہ کرے یا تو فریق ثانی ڈر جاتا ہے یا تباہ ہو جاتا ہے یا ذلیل وخوار ہوتا ہے اور اسکو عزت اور ترقی نصیب ہوتی ہے فرمایا قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم ثم نبتھل الخ

پانزدہم۔ یہہ کہ خداوند باوجود اسکی ضعف اور کثرۃ اور قوۃ مخالفین کے اسکی عصمت کی پیشینگوئی کردیتا ہے اور پہر ثابت کردکہاتا ہے کہ وہ لوگون کی تباہ کن تدابیر اور حملون سے معصوم اور محفوظ رہتا ہے جیسا فرمایا

واللہ یعصمک من الناس

شانزدہم۔ یہہ کہ اونکے اور اونکے خلفا کے لیئے تمکین دین عنایت فرماتا ہے۔

ہفدہم۔ یہہ کہ بعد از خوف امن عنایت فرماتا ہے۔

ہشتدہم۔ یہہ کہ بعد از امن وہ لذات مین مستغرق نہین ہوتے بلکہ اللہ کی عبادت کرتے اور اللہ کے ساتہہ کسی کو شریک نہین بناتے۔

نوزدہم۔ یہہ کہ ان کے مقابلہ پر ضرور کوئی نہ کوئی کھڑا ہوتا ہے لیکن اگر سعادت مند ہوا تو وہ بچ جاتا ہے۔ ورنہ ہلاک اور تباہ ہو جاتا ہے جیساکہ فرمایا ہے وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً ومن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون۔

بستم۔ یہہ کہ وہ حکم بین الناس ہوتے ہین کسی ایک فرقہ کیطرف وہ نہین جہکتے جیسا فرمایا لیحکم بین الناس۔

ایکے علاوہ اور بہی بہت سی باتین ہین لیکن مین اسپر اکتفا کرکے اب آپکو یہہ بتاتا ہون کہ یہہ سب صفات ہمارے آقا اور مطاع حضرت مہدی اور مسیح موعود مین موجود ہین فالحمد للہ علےٰ ذالک

ع۱ ثبوت یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے تو ایک شہر کے چند لوگون کو بلاکر حجت پوری فرمائی۔ پر اون کے آخری خلیفہ مہدی نے اشتہار دیا کہ اگر میرا کوئی چھوٹا سا گناہ بہی بعثت سے پہلے عمر کا بیان کرے تو مین جھوٹا ہون۔ پر اللہ کے فضل سے ابتک کسی نے نہین ثابت کیا۔ حالانکہ آپکے مخالفین قادیان مین بکثرت موجود ہین۔

ع۲ ہمارے آقا اور مطاع پر اللہ کی تازہ وحی نازل ہوتی اور ہزاروں لوگ ہزارون دفعہ اوسکی صداقت کو مشاہدہ کرچکے ہین۔ لاکن ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

ع۳ ہمارے آقا اور مطاع کو بہت سی غیبون پر قبل از وقت اطلاع دیگئی اور پھر ایساہی ظہور مین آیا مثلاً براہین احمدیہ مین اسوقت آپنے لکہا ہے جبکہ آپ بالکل عالم گمنامی مین تہے یاتون من کل فج عمیق۔ یاتیک من کل فج عمیق۔ لا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس یعنے دور دراز رستون سے لوگ تیرے پاس آئینگے اور تحفے بہی آئینگے اور چونکہ لوگ بہت کثرت سے آئینگے اسواسطے اون سے مونہہ نہ پھیرنا اور نہ تہکنا پس کوئی قادیان آئے اور مشاہدہ کرے کہ کس کثرت سے لوگ دور دراز ملکون سے آتے اور تحفے لاتے اور بہیجتے ہین۔

پہر آپکو دشمن خدا اور دشمن رسول لیکہرام کی خبر دی کہ یہہ قتل کیاجائیگا اور فلان وقت قتل ہوگا اور اس کا قاتل نہ پکڑا جائیگا چنانچہ ایساہی ہوا پس اگر آپکو ان پیشگوئیون کی تفصیل دیکھنے کا شوق ہے تو تریاق القلوب کو پڑہین۔

ع۴ نصرت الٰہیہ کا پتہ اسطور پر لگ سکتا ہے کہ ہمارے آقا ومطاع نے جب مہدی اور مسیح موعود ہونیکا دعویٰ شایع کیا تو سوائے چند اشخاص کے جوکہ انگلیون پر گنے جاتے تھے اور کوئی بہی ساتہہ نہ تہا اور ہندوستان وپنجاب وغیرہ کے سب طبقات الناس اور خصوصاً ان مولویون نے جوکہ اشر الناس تحت ادیم السماء تہے اور پہر ان گدی نشینون نے جوکہ بدقسمتی سے مدعیان اسلام کے بُت تہے آپ کی سخت مخالفت شروع کی اور اپنی سب تدابیر اور اسلحہ کو لیکر بڑے زور شور سے مقابلہ پر نکلے کہیرون کے ڈہیر کتابین اور رسالجات آپکی مخالفت پر شایع کردیئے جابجا واعظ پہرے قتل کے منصوبے گانٹھے گئے خون کے مقدمات قایم کئے گئے گورنمنٹ کی بغاوت کی مخبریان اون کے لیڈرون نے کین پر ان سب کا نتیجہ کیا ہوا کہ ہمارا آقا ومطاع میرے جدامجد حسین علیہ السلام کیطرح کبہی ان یزیدیون کے تیرون اور خنجرون کا نشانہ بنا بلکہ آنحضرت صلعم کیطرح ہرایک میدان مین مظفر اور منصور ہوا۔ اور باوجود ان رُکون کے اب حضور کی جماعت تین لاکہہ سے متجاوز ہے۔

ع۵ ہمارے آقا ومطاع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوے سے پہلے براہین احمدیہ مین خدا کی وحی شایع کی تہی جو اس نصرۃ کی پیشگوئی تہی اور وہ یہ ہے۔

"دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اوسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملون سے اوسکی سچائی ظاہر کردیگا۔" اور فرمایا ینصرک رجال نوحی الیہم وغیرہا۔

پس کیا آپ اسکی نظیر مین کوئی کاذب شخص پیش کرسکتے ہین کہ جسنے گمنامی اور کس مپرسی کی حالت مین شایع کیا ہو کہ اللہ علیم قدیر نے اپنی تازہ وحی مجھہ پر نازل کی ہے کہ مین تیری نصرۃ کرون گا۔ اور پھر اسی طرح اسکی نصرت کی ہو مفتری اور تقول علے اللہ کرنیوالے کو اللہ ناکام اور ہلاک کرتا ہے جیساکہ اوس نے فرمایا ہے وقد خاب من افتری۔ اور فرمایا ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین۔

اور اگر یہ کہے کہ ابہی پورا غلبہ نہین ہوا۔ تو اسکا جواب مین وہی دون گا جو کہ آنحضرت صلعم (فداہ ابی وامی وروحی) کی نصرت اور غلبہ پر اعتراض کرنیوالونکو خداوند علیم وحکیم نے دیاتہا اور وہ یہہ ہے اولم یروا انا ناتی الارض ننقصہا من اطرافہا افہم الغالبون یعنے جب اس ضعف اور بیکسی اور بےبسی کیحالت مین کفر کی زمین کم ہوتی جاتی ہے اور اسلام کی زمین بڑہتی جاتی ہے توکیا معترضین پھر بہی خیال کرتے ہین کہ وہ غالب آجائینگے۔

ع۶ اس نمبر مین زیادہ نہین لکہتا عیان را چہ بیان۔ ہان اگر مخالفین دہلی کے ناصح کے اس مصرعہ پر عمل کرتے ع

چشم عبرت برکشا قدرۃ حق رابہ بین

تو یقیناً یقیناً وہ ضرور یہ مصرعہ دہراتے ؎

شامت اعمال ما این صورت نادر گرفت

مگر کیا بہلونکو کبہی یہ عبرۃ نصیب ہوئی ہے کہ ان کو بہی ہو۔

ع۷ اس نمبر مین آپ لکچرار دہلی اون لکچرون پر ذرہ نظر غور کرین کہ جنمین انہون نے اسلام اور اہل اسلام کیحالت زار اور اپنے علماء وسجادہ نشین وامراء کی نازک حالت پر خونکے آنسوؤن سے رویا ہے

الغرض کہ اگر کوئی اہل اسلام کی اندرونی حالت پر بھی نظر کرے اور بیرونی حملوں پر بھی غور کرے تو وہ یقین کرسکتا ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی ضرورت حقہ ہو سکتی ہے۔

عـ۸ یہہ نمبر ایسا وسیع ہے کہ اگر سب آیات مسیح موعود علیہ السلام درج کرون تو ایک ضخیم کتاب چاہیئے اور حضرت اقدس اور انکی خدام کی تصانیف مین بہت کچھہ درج ہین۔ البتہ یہان پر خصوصیت کیساتہہ تین آیتین درج کرتا ہون کہ انمین سے ایک تو آنحضرت ؐ ارواحی فداہ کے سوا نہ کسی نبی کو ملی تہی اور نہ کسی رسول کو اور بقول آپ کے کسی نائب برحق کو دیگئی تہی اور دوسری دو ایسی ہین کہ حضرت آدمؑ سے لیکر قیامت تک سوائے حضور مسیح موعود علیہ السلام کے کسی کو نہین ملی ہی اور نہ ملیگی۔

اوّل تو یہہ ہے کہ آنحضرت صلعم کو اللہ علیم حکیم نے افصح العرب والعجم بنایا تہا اور پھر ایسا کلام دیا کہ جسنے علے رؤس الاشہاد یہہ کہکر وان کنتم فی ریب مما نزلنا علے عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین وان لم تفعلوا - الخ مخالفین کی ناک کو خاک پر رگڑ دیا۔

اسیطرح اوس نے اپنی پنجاب کے ایک گاؤن کے رہنے والے آنحضرت کے خلیفہ کو افصح العرب والعجم بنایا اور بہت سی کتابون مین تحدّی کرکے عرب عجم کو اونکی مثل بنانے پر بلایا اور علے رؤس الاشہاد یہہ شایع کرکے مخالفین کی قیامت تک ناک کاٹ دی آپ خدا کیلئے ذرا غور تو کرین بہلا یہ کسی انسان کا کام ہے۔

اور باقی دو کی تفصیل یہہ ہے کہ میرے جد امجد حضرت محمد باقر سے ایک حدیث مروی ہے۔ جو کہ کتاب دار قطنی مین صدیون سے درج چلی آتی ہے اور اوسکی عبارت یہ ہے۔

ان لمھدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ۔

اور اسکو خداوند کریم نے پرانی اور نئی دنیا دونون مین پورا کرکے دکہایا جسکو سب دنیا نے دیکہا اور سنا ہی پس جسطرح کسی نے ثابت نہین کیا اور نہ کرسکتا ہے کہ پہلے زمانہ مین کبھی ایسا ہوا اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ آئندہ بھی کبھی نہ ہوگا۔

یہان پر ایک بات کیطرف تو مین آپکو توجہ دلاؤنگا اور پھر عام طور پر سب مدعیان محبت اہل بیت اور ائمہ اثنا عشر اور خصوصًا اون کی اولاد کو نصیحت کرونگا شاید کوئی سعید الفطرۃ فائدہ اٹہائے آپکو اسبات کیطرف توجہ دلاتا ہون۔ کہ جسقدر دنیا مین سادات ہین بجز اسکے اونکی سیادۃ کی کوئی سند نہین ہوتی کہ ایک شجرۂ نسب لکہا ہوا رکھا ہوتا ہے یا فیرون اور مریدون پہ حوالہ کیا جاتا ہے اور مین نے بچشم خود سادات بنتے دیکھے ہین اور شیعہ کے خمس نے تو اور بھی غضب مچا دیا ہے۔

پر ہمارے امام مہدی اور مسیح موعود کی قربت قریبہ کو سیدنا زین العابدین علیہ السلام کی حدیث کیا ثابت کرتی ہے۔ دیکھو وہ یہہ نہین فرماتے ان للمھدی آیتین بلکہ وہ فرماتے ہین ان لمھدینا آیتین اور سورج چاند کے ایک رمضان مین گرہن لگنے نے جو کہ خدائی فعل ہے ثابت کردیا کہ اہل بیت کا مہدی کون ہے۔ وہ ہمارا آقا اور مطاع حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام جسکے مہدی اہلبیت ہونے کی شہادت خدا کے علم اور فعل نے پرانی اور نئی دنیا مین دی ہے وکفی باللہ شہیدًا۔

اب مین دوسرے گروہ کو نصیحت کرتا ہون کہ اے محبان اثنا عشریۃ اور ان کے اتباع کا دم بہرنے والو اور اے آل فاطمۃ الزہرا وآل الحسن والحسین اور اے آل زین العابدین علیہم السلام ھل فیکم رجل رشید۔ کیا تم کبھی خواب غفلت سے بیدار ہوگے کیا کوئی تم مین سے ایسا بہادر اور سچا محب اہل بیت ہے۔ جو کہ اپنے امام زین العابدین کی اس بات کو ماننے اور اہلبیت کے مہدی کی اتباع سے مشرف ہو۔

خدا کے لئے ذرہ بھر غور تو کرو کہ حضرت امام زین العابدین نے کیسے دو یکتا نشان اپنے مہدی کے بتائے ہین جو کہ اور کسی مین نہ کبھی ہوئے اور نہ ہونگے اور پھر تمہاری آنکہون کے سامنے یہہ دونون نشان ہمارے آقا اور مطاع کیلئے علے رؤس الاشہاد پورے ہوئے کیا اب بھی کوئی کسر باقی رہی ہے۔

عـ۹ ہمارے آقا اور مطاع کو قریبًا ہر ایک قوم کے مقابل پر ایک بین فرقان دیا گیا ہے مثلًا دیکھو کہ مسئلہ وفات مسیح اور تائیدات مین اسنے زائد ہونگی اثبات اور آتہم کے ہاویہ مین گرنے نے عیسائیون کو کیسا دم بخود کیا اور اون پر کیسی حجت پوری ہوئی یہانتک کہ مسیح موعود کے خدام سے آگے بہاگتے ہین۔ جیسا کہ کمان ہے کو آیا لاحول سے شیطان۔

پھر دیکھو لیکہرام کے قتل کی پیشگوئی کے سچا ہونے اور مسئلہ نیوگ کے نقائص طشت ازبام کرنیسے آریہ مذہب پر کیسی ہلاکت آئی۔

پھر دیکھو بابا نانک کے اثبات اسلام سے سکہونکو کیسا لاجواب کیا پھر حسینؑ پر اپنی فضیلت ثابت کرکے شیعہ کو کن آنسؤن سے رولایا یہانتک کہ اپنے مخذول اور خائب آبا و اجداد کیطرح تبرّا بازی سے اپنے لاجوابی اور ضعف کا انہون نے ثبوت دیا پھر سب عرب وعجم کو دعا کے مقابلہ مین اور معارف قرآن مجید بیان کرنے مین اور عربی کتابون کے مثل لانے مین کیسا نیچا دکہایا وغیرہ ذالک۔

عـ۱۰ - حضرت مسیح موعود کسر صلیب یا یون کہو قتل خنازیر کیواسطے اور وضع حرب کیلئے مبعوث ہوئے ہین پس دیکھو کہ وفات مسیح کا مسئلہ جو کہ کسر صلیب کا حربہ ہے کسطرح اسکی پہلے سے پیش کیا اور عیسائی کسطرح بائبل اور کفارہ کو خیرباد کہنے لگے۔

عـ۱۱ قوۃ تطہیر کا پتہ آپکی جماعت کے صحبت یافتہ با اخلاص افراد کے مشاہدہ سے لگ سکتا ہے کہ انمین کیا تبدیلی پیدا ہوئی جس سے ابدال بنے۔

عـ۱۲ علم قرآن کے مقابلہ کیواسطے سب علماء وصوفیا اور عرب وعجم کو بلایا پر کوئی بہی اس مقابلہ کیلئے نہ نکلا۔

عـ۱۳ جیسا کہ پہلے انبیاء کے لئے آیا ہے وَما ارسلنا من قبلک الا رجالًا نوحی الیھم اور وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین اور فرمایا رسولًا منھم یہہ سب باتین ہمارے آقا نامدار مین موجود ہین نہ یہہ سرمن رائے کے گم گشتہ طفل کیطرح کئی صدیون کے بعد کسی غار سے نکلا اور نہ مسیح کے پوجاریون کے فرضی مسیح کیطرح آسمان پر زندہ بجسد عنصری رہ کر یہون یا بیت المقدس یا کسی پہاڑ یا مسجد پر اتر کر کسی سیڑہی اور زینہ کا محتاج ہوکر بدعًا من الرسل ٹہرا ہے اور نہ کسی اسرائیلی شریعت کی اتباع سے نبی نیکر آنحضرتؐ کی ختم نبوۃ کا توڑنے والا قرار پایا بلکہ آنحضرتؐ کی سچی اتباع سے اوس نے حاصل کیا جو کیا فتبارک من علم وتعلم

عـ۱۴ بہت سے مولویونکو مثل مولوی محمد حسین وغیرہ کو مباہلہ کیواسطے بلایا پر مقابل پر نہ آئے اور غلام دستگیر قصوری نے کیا ہلاک ہوا اور عبدالحق نے کیا وہ ذلیل ہوا اور ہمارے آقا تاشف نامدار کو اسکے بعد وہ عزت اور ترقی ملی جو کہ مباہلہ کے بعد کسی کاذب کو ہرگز نہین ملسکتی بلکہ وہ خواص کا خاصہ ہے۔

عـ۱۵ یعصمک اللہ ولو لم یعصمک الناس یعصمک اللہ اور باوجود اسقدر ممتد زمانہ گزرنے اور کثرت اور قوت مخالفین کے انکی سب تدابیر ناکام گئین اور آپ کو اللہ قدیر نے انکی شرارتون سی معصوم اور محفوظ رکہا ہے اور آئندہ بہی ضرور رکہیگا۔

عـ۱۶ عـ۱۷ عـ۱۸ عـ۱۹ دیکھو خداوند کریم نے ایک باامن گورنمنٹ قائم کرکے کسطرح آنحضرت صلعم کے خلیفہ کیلئے تمکین دین کی اور جو ابتدا مین خوف پیدا ہوئے وہ رفتہ رفتہ کسطرح دور ہوتے جاتے ہین۔ اور آپ اللہ کی عبادت کرتے اور شرک نہین کرتے۔

اور جسقدر بڑے بڑے مکفرین تہے قریبًا سب تباہ ہوگئے جو چند باقی ہین اونکا انجام بہی دیکھنے والے دیکھ لینگے۔

عـ۲۰ جو شخص آپکے مشن سے واقف ہوگا وہ یقین کریگا کہ آپ کسی بہی ایک فرقہ کیطرف نہین جہکے بلکہ ہر ایک فرقہ مین جو حق تہا لے لیا اور جو باطل تہا وہ پہینک دیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہر ایک فرقہ آپسے مل ہی سکتا ہے اور نیز ہر ایک آپ سے راضی ہی نہین ہے۔

اب مین اس مضمون کو ختم کرتا ہون ہان اسقدر لکھنا ضروری سمجھتا ہون کہ اگر آپ کو قربت قریبہ والے مہدی کا بہت خیال ہے تو پہر ابن خلدون کو ذرہ غور سے پڑہین یا سنین تا کہ آپکو معلوم ہو کہ یہ روایت اور درایت کسقدر کمزور بلکہ مردود ہے۔

درخواست نکاح

میان محمد صاحب احمدی سکنہ موضع کریم پور ڈاکخانہ نواشہر ضلع جالندہر اپنی جماعت مین ہی شادی کرنا چاہتے ہین عمر ان کی ۲۵ سال ہے ناخواندہ ہین پیشہ زمینداری ہے جملہ خط وکتابت چودہری جیوے خان احمدی ساکن لنگروعہ تحصیل نوان شہر ضلع جالندہر کے نام ہو۔

غزل از نتیجۂ طبع زبان فیض ترجمان خاکسار اکبر شاہ خان اکبر احمدی نجیب آبادی

امام وقت کے مجھسے بطرز نغز گفتاری
بیان اوصاف ہون کیسے کہ ہے میری زبان عاری
غلام احمد مرسل ہو اور ہم سب کے آقا ہو
بلاشک کل جہان کی آپ کو زیبا ہے سرداری
ہے واقف کل جہان اس سے مقابل آپکے ہوکر
ہوئی ہے دشمنون کو کیسی کیسی ذلت وخواری
ہوا حضرت ہی کی تعلیم سے ظاہر یہ دنیا کو
کہ ہین یہ آشتی کے دن نہین ہے وقت خونخواری
مین بہر محنون قادیان کیسے پھنسا ہون نحمت شکل مین
پڑی ہین پاؤن مین میرے بہت ہی بیڑیا بھاری
اقارب بنگئے ہین اب عقارب کیا کہون آخر
جو تھے غمخوار میرے آجکل کرتے ہین خونخواری
ہمیشہ شامت اعمال سے رہتا ہون مین غمگین
کبھی مجروح بیماری کبھی مذبوح ناداری
مجھے ماں باپ کیخدمت سے فرصت ہی نہین ملتی
نجیب آباد مین اب تک پڑا ہون مین بناچاری
نہین آتی ہے شب کو نیند اکثر یاد حضرت مین
رہا کرتے ہین اکثر اشک میری چشم سے جاری
مرے مرشد مرے آقا مرے مہدی مرے عیسی
دعا کیجئے کہ آسان ہو مری ہر ایک دشواری
کر دلنگیا نخرا اپنی شاعری پر اب مین اے اکبر
کرے عیسیٰ تنظم یعنی جہوٹے سے ہے یہ غزل عاری

ایضاً

کیچے جاتے ہو کیون کیئے تو آخر کیا یہ قصا ہے
ابھی خا کا اڑادونگا مجھے کیا تم نے سمجھا ہے
وہ رحمت حق کی جو ہر احمدی کو آج حاصل ہے
نظر آئیگی کیا اوسکو بھلا جو خود ہی اندھا ہے
جسے ہو دیکھنا دیکھے سمجھنا ہو جسے سمجھے
کہ اپنے وقت پر یہہ مہدی موعود آیا ہے
یہی تو وقت ہے دنیا بہت محتاج ہے اوسکی
بلالو اپنے عیسیٰ کو فلک پر کیون وہ بیٹھا ہے
یقین جانو کہ دنیا مین نہ آئیگا کبھی عیسےٰ
مجدد اس صدی کا جو ہے وہ موعود عیسیٰ ہے
سور کا مارنا ہی گر نشان ابن مریم ہے
ہمارے ملک کا ہر ایک کنجر پیر تو عیسیٰ ہے
خدا ہے خود مددپر مجھکو اکبر خوف دشمن کیا
مقابل میرے ہو اوسکی حقیقت ہی بھلا کیا ہے

آریہ سماج قادیان کا سالانہ جلسہ

اس سے پیشتر قادیان کی آریہ سماج کے جلسہ پر مفصل ریمارک کرنیکے لئے الحکم کے کالمون مین بوجوہات گنجائش نہین نکالی گئی اور نہ اب ضرورت ہے۔ صرف مختصر طور پر لوکل واقعہ کیوجہ سے کچھہ ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اور خصوصاً اسوجہ سے بھی کہ اس جلسہ کی **غرض** کا ایک راز خود سکرٹری آریہ سماج قادیان کی ایک تحریر کے ذریعہ سے ہوا ہے اور اس کا حکام ضلع کے نوٹس مین آجانا ضروری ہے اس لئے مین نہایت مختصر طور پر اسپر چند ریمارک کرون گا۔

آریہ سماج کا جلسہ جو صرف گذشتہ دو سال سے شروع ہوا ہے ہمیشہ سال کی پہلی سہ ماہی مین ہوا کرتا تہا۔ لیکن اسسال اس جلسہ کو ڈسمبر کے ایام کرسمس مین رکہا گیا اسکی وجہ خواہ آریہ صاحبان زبانی کچھہ ہی بیان کرین لیکن وہ چٹھی جو لالہ اچہر چند ورما سکرٹری آریہ سماج قادیان کی امرتسر کے اخبار ہتکاری مین طبع ہوئی ہے وہ صاف بتارہی ہے کہ اس جلسہ کی غرض وغایت کیا تہی؟ اور یہہ جلسہ کب تجویز ہوا؟ اسکے لئے اس چٹھی کا چہاپ دینا ہی کافی ہے۔

اور وہ یہہ ہے

شریمان مانیہ "ماسٹر آتمارام جی۔ نمستے

قادیان آریہ سماج کا سالانہ جلسہ اشتہار دوارہ ودت ہوگیا ہوگا کہ ۲۹و۳۰و۳۱۔ دسمبر کو ہوگا چونکہ اس لئے جلسہ بہت **تہوڑے دن ہوئے نیت کیا گیا تہا کہ مرزا غلام احمد کا سالانہ جلسہ انہین دنون مین تہا۔** اور باقی کلم کی معروفیت کے سبب خط وکتابت کا کام شروع نہ ہوسکا۔ اب دن بہت تہوڑے رہگئے ہین اور سبہا سے بہی کوئی ابہی تک اچہا جواب نہین پہونچا۔ اس لئے بذریعہ پتر نویدن ہے کہ آپ ضرور ہی ۲۹۔ دسمبر کو قادیان پہونچ جاوین۔ اتینت کرپا ہوگی۔ تاکید ہے۔ امید ہے بارہ رلکہنے کیضرورت نہین پڑیگی۔ اگر آپ کا جواب نہ آیا تو ۲۶ دسمبر کو ہمارا آدمی امرتسر پہونچیگا۔ امید ہے کہ آپ ہمین آدمی کے خرچ اور حرج سے بچاوینگے۔ کیونکہ آدمی تہوڑے ہین اور کام بہت اور ساتہہ ہی پنڈت جگن ناتہہ جی نرولکت رتن کو بہی ضرور ساتہہ لیتے آوین مہربانی ہوگی۔

چونکہ ہم کو پنڈت جی کا پتہ نہین ہے اس لئے علیحدہ پتر نہین لکہہ سکا آپ اون کی سیوا مین ضرور نویدن کردین۔ امید ہے کہ آپ اکیلے ہی نہین آئینگے۔ اور بہت سے بہدر پرشون کو بہی ساتہہ لائینگے۔

آپکا اچہر چند ورما منتری آریہ سماج قادیان

اس تحریر مین جس فقرہ کو نے جلی کردیا ہے وہ کافی روشنی ڈال رہا ہے اس امر پر کہ جلسہ کی اگر کوئی خاص غرض ہوسکتی ہے تو وہ صرف سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق ہے۔ اور وہ صاف ظاہر ہے کہا جاتا ہے کہ پلیگ کیوجہ سے جلسہ ڈسمبر مین مقرر کیا گیا مگر سکرٹری کی تحریر اس امر کی ایسی تردید کرتی ہے جسکا جواب نہین ہوسکتا۔

آریہ سماج قادیان کو مین خیرخواہی سے مشورہ دیتا ہون کہ اسکے لئے یہ طریق نہایت نامناسب اور ناموزون ہے وہ آئیندہ ایسی باتون کا پورا لحاظ رکہے۔

۲۹۔ ڈسمبر کی شام کو نگر کیرتن ہوا جس مین بہجنون کے علاوہ یوگندرپال سادہو کی مختصر تقریرین بہی ہورہی تہین اس حصہ مین جہان ہندوؤن کی عورتین کوٹہون پر اور مرد دوکانون پر اس جلوس کو دیکہہ رہے تہے سادہوجی اہتری سکہشا کے متعلق تقریرین کرتے آئے مگر چوک مین آکر جہان مسلمانون کی دوکانین ہین وہ رہ نہ سکے اور انبیاء علیہم السلام کی شان پر ایک خطرناک حملہ انہون نے کیا۔ اور کہا کہ وہ **لوگ جو پیغمبر بنے ہوئے ہین اور خدا کے چچا اور بہائی بنے ہوئے ہین ہم کل انکو بہی دیکہہ لین گے اور ان کی حقیقت کہولدین گے**"

معقولی رنگ مین کلی تہذیب اور متانت کے ساتھہ کسی سے اختلاف رائے رکہنا یا اسکا اظہار کرنا برا نہین لیکن دل دکہانے والے الفاظ استعمال کرنا میری سمجھہ مین نہین آتا ایسے کیا معنی ہین سادہو یوگندرپال کے متعلق حالنیہ جو کچھہ کارروائی ہوئی۔ اور دیانگر کے مقام پر ضلع گورداسپور کے اعلےٰ حکام کو انکی تقریر روکنے کے لئے جو نوٹس لینا پڑا وہ چہپا ہوا امر نہین پہر خصوصیت کے ساتھہ قادیان جیسے مقام پر آریہ سماج قادیان کا سادہو یوگندرپال کو بار بار لیکچر دینے کے لئے بلایا جاتا ہے اور گذشتہ سالانہ جلسون پر اس نے جو کچھہ کہا اور جسطرح سے مسلمانون کو دکہہ دیا ہے اس سے مین سمجھتا ہون ذمہ وار حکام ناواقف نہین۔

ٹہاکر پردین سنگہ جنکے اشتعال وہ بہجن کسی گذشتہ جلسہ پر بہی یہان سننے گئے تہے اور جنکو قادیان کے بعض ذمہ وار لوگون نے رستہ رو کدیا تہا۔ اس جلسہ پر آئے ہوئے تہے۔ انہون نے بہی مسلمان بادشاہون اورنگزیب محمود غزنوی وغیرہ کے نام سے بعض فرضی مظالم کو پرجوش بہجنون مین بیان کیا اس سے کیا غرض ہوسکتی ہے۔ ظاہر ہے۔ آخر پہ نگر کیرتن ختم ہوا۔

جلسہ مین کس قسم کی تقریرین ہوئین اور کیا کارروائی ہوئی۔ وہ اگلی اشاعت مین شائع کرون گا۔

ریمارک

تکذیب وید وتصدیق قرآن - اس نام کی ایک کتاب مولوی محمد حضور الحسنین صاحب بے بجلے رئیس مہلون نے لکہی ہے جو دوسری مرتبہ چہپی ہے۔ جیسا اس کتاب کے نام کے دو حصہ ہین ایسا ہی اس کا مضمون دو حصون پر منقسم ہے حصہ اول اپنی ویدی منترون کے حوالے سے ویدون کا غیر الہامی ہونا ثابت کیا ہے دوسرے حصہ مین مضمون آریہ دہرمپال کے رسالہ کا جواب لکہا ہے اور آخر مین ویدک مت کے احکام کا خلاصہ پیش کیا ہے کتاب ۱۷۲ صفحہ پر خوشخط چہپی ہے اور حافظ محمد فضل اکرم صاحب وکیل بولی ضلع بدایون سے ملسکتی ہے۔

الاخلاق - جے پور سے ایک جیبی تقطیع کا ماہواری رسالہ نکلتا ہے اسکے مقاصد اتفاق - اتحاد - تہذیب اخلاق بتلائے گئے ہین اور انہین مقاصد پر اس مین مضامین ہوتے ہین قیمت سالانہ مع محصولڈاک صرف ۱۰/ ہے۔

کلیات طالب ملتانی - منشی خدابخش صاحب طالب ملتانی کی تصنیف ہے ۲۲۴ صفحہ کی کتاب ہے سپید چکنے کاغذ پر چہپی ہے اور ایک روپیہ قیمت پر مصنف سے ملسکتی ہے۔

رسالہ سائنس وتعلیم - لاہور سے یہ ماہواری رسالہ انگریزی اردو مین شائع ہوتا ہے علمی مذاق پیدا کرنیکے لئے ایک مفید اور کارآمد پرچہ ہے جس مین بڑے بڑے قابل آدمی مضامین لکہتے ہین قیمت صرف ایکروپیہ سالانہ ہے مین ایسے رسالون کو مفید سمجھتا ہون۔

بیان الحق - شیخ عبدالحق صاحب بی۔ اے مصنف برہان الحق کی تصنیف لطیف ہے مسیح کی آمد ثانی پر لطیف اور مدلل بحث کی ہے چہوٹی تقطیع کے ۴۰ صفحون پر ہے۔ ۲ کو فروخت ہوتا ہے سید عبدالحی عرب قادیان سے منگوا سکتے ہین۔

مباحثہ - پادری احمد مسیح واعظ دہلی اور مولوی الہ دین صاحب واعظ و نعمانی کے درمیان جو مباحثہ دہلی مین ہوا تہا وہ چہپکر شائع ہوگیا ہے۔ اس سالہ مین مولفین اناجیل مروجہ حال کی فرضی نبوت اور پیغمبری کا ابطال بڑی صفائی سے کیا ہے ایسے رسالے ہزارون ہزار شائع ہونے ضروری ہین قیمت ۲/ قاسمی پریس دہلی سے منگواؤ۔